ماہنامہ

انصار اللہ

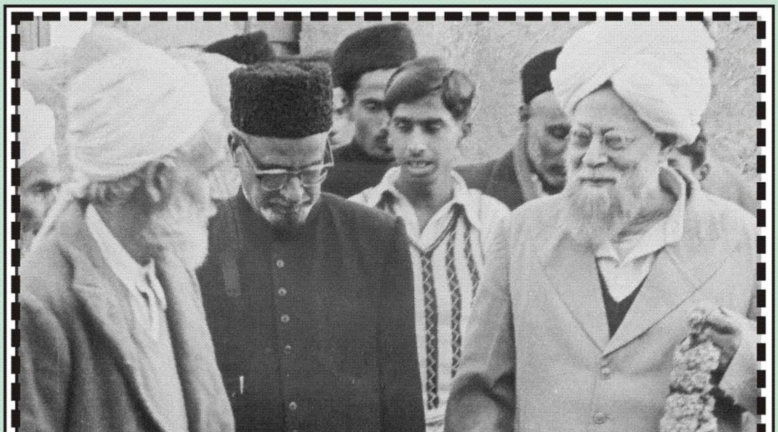

حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی 1958ء کی ایک یادگار تصویر

ایڈیٹر
نصیر احمد انجم

فروری 2009ء
تبلیغ 1388ء

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن 3

حدیث نبویؐ 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

کلام الامام 8-9

تفسیر سورۃ البقرہ آیت 150-151 10-17

خلافت محمود (نظم) 18

مکرم عبدالسلام اسلام صاحب

مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب کی یاد میں 19-21

تحریر: مکرم عبدالباسط بٹ صاحب

بے خوابی۔ ایک مرض 22-23

رپورٹ الوداعی تقریب 24

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی (نظم) 25

مکرم حافظ عطاء کریم شاد صاحب

تقریبات خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بیرون از پاکستان 26-28

مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب

اخبار مجالس اندرون 29-34

مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب

نصاب مرکزی امتحان 2009ء 35

اشاریہ انصاراللہ 2008ء 36-40

احمدی انصار کی تعلیم و تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصاراللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

تبلیغ 1388 ہش فروری 2009ء

جلد ---------- 50

شمارہ ---------- 2

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

- ریاض محمود باجوہ
- صفدر نذیر گولیکی
- محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ

دارالصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: (پاکستان)

سالانہ .... ڈیڑھ سو روپے

قیمت فی پرچہ .... 15 روپے

ادار یہ

خدا کا نشان

ہماری نظریں خدا تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ہماری عقل اُس کی ذات کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ لیکن وہ ہماری نظروں پر آشکار ہو سکتا ہے۔کائنات اُس کے نشانات سے بھری پڑی ہے۔ ہر طرف اُس کی آیات بکھری پڑی ہیں۔ان نشانیوں سے مدد لے کر اُس کو پہچان لینا ہی انسانی زندگی کا مدعا ہے۔خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان پیشگوئی مصلح موعود ہے۔کسی دل میں سعادت ہو تو یہ ایک نشان اُس کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تابع لاکھوں، کروڑوں، سعید روحوں نے اس کلمۃ اللہ کی برکت سے اپنے خدا کو پہچانا۔قوموں نے اِس نور سے برکت پائی۔اُس کی ظاہری برکتوں اوراس کی باطنی برکتوں کا دائرہ بڑھتا چلا جائے گا۔اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 20رفروری 1886ءکواس نشان کے ظاہر ہونے کی خبر دی تھی۔اس لئے فروری کا مہینہ بطور خاص اس نشان کے یاد کرنے کا مہینہ ہے۔ایسے نشان صدیوں کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔ہم بہت خوش نصیب ہوں گے اگر کوشش کر کے ان سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے مقصد حیات کو پالیں۔اس سلسلے میں پہلا قدم یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اُن علوم ظاہری و باطنی سے اپنی جھولیاں بھر لیں جن کو لے کر وہ عظیم الشان وجود دنیا میں آیا تھا۔

القرآن

تائیدِ الٰہی

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ
مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ
وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ
وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۲﴾

(سورہ رعد:12)

ترجمہ: اُس کے لئے اُس کے آگے اور پیچھے والے محافظ (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اُسے تبدیل نہ کریں جو اُن کے نفوس میں ہے۔ اور جب اللہ کسی قوم کے بد انجام کا فیصلہ کر لے تو کسی صورت اس کا ٹالنا ممکن نہیں اور اس کے سوا اُن کے لئے کوئی کارساز نہیں۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆ ☆ ☆

حدیث نبوی ﷺ

تقوی اور غنا

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رضی اللّٰہ عنہُ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلَّم یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰہ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الغَنِیَّ الخَفِیَّ .

(مسلم کتاب الزھد و الرقاق)

ترجمہ۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اللہ تعالیٰ اُس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔“

☆☆☆

عربی منظوم کلام

اَللّٰهُ كَهْفُ الاَرْضِ وَالْخَضْرَاءِ

نَتْلُوْ ضِيَاءَ الْحَقِّ عِنْدَ وُضُوْحِهِ
لَسْنَا بِمُبْتَاعِ الدُّجٰى بِبَرَاءِ

ہم حق کی روشنی کی، اس کے ظاہر ہوتے ہی، پیروی کرتے ہیں۔ چاند طلوع ہو جانے کے بعد ہم تاریکی کے خریدار نہیں

نَفْسِيْ نَأَتْ عَنْ كُلِّ مَاهُوَ مُظْلِمٌ
فَاَنَخْتُ عِنْدَ مُنَوِّرِيْ وَجْنَائِيْ

میرا نفس ہر تاریک چیز سے دور ہے۔ پس میں نے اپنی مضبوط اونٹنی کو اپنے منوّر کرنے والے کے پاس بٹھا دیا۔

غَلَبَتْ عَلٰى نَفْسِيْ مَحَبَّةُ وَجْهِهِ
حَتّٰى رَمَيْتُ النَّفْسَ بِالْاَلْغَاءِ

میرے نفس پر اس کی ذات کی محبت غالب ہوئی یہاں تک کہ میں نے نفس کو بیکار کر کے نکال پھینکا

لَمَّا رَأَيْتُ النَّفْسَ سَدَّتْ مُهْجَتِيْ
اَلْقَيْتُهَا كَالْمَيْتِ فِي الْبَيْدَاءِ

اور جب میں نے دیکھا کہ نفس میری روح کی راہ میں روک ہے تو میں نے اسے اس طرح پھینک دیا جیسے کہ مردار بیابان میں (پڑا ہو)

اَللّٰهُ كَهْفُ الاَرْضِ وَالْخَضْرَاءِ
رَبٌّ رَّحِيْمٌ مَلْجَأُ الْاَشْيَاءِ

اللہ ہی پناہ ہے زمین اور آسمان کی۔ وہ رب رحیم ہے اور سب چیزوں کی جائے پناہ

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 280-281)

فارسی منظوم کلام

متصف باہمہ صفاتِ کمال

متصف باہمہ صفاتِ کمال
برتر از احتیاج آل و عیال

وہ تمام صفات کاملہ سے متصف اور آل و اولاد کے جھمیلوں سے بے نیاز ہے

بریکے حال ہست در ہمہ حال
رہ نیابد بدو فنا و زوال

وہ ہر زمانہ میں ایک ہی حال پر قائم ہے۔ فنا اور زوال کا اس کے حضور گذر نہیں

نیست از حکم او بروں چیزے
نہ زچیزیست او نہ چوں چیزے

کوئی شے اُس کے حکم سے باہر نہیں ہے۔ نہ وہ کسی سے نکلا ہے اور نہ کسی کی مانند ہے

نتواں گفت لامس اشیاست
نے تواں گفتن اینکہ دور از ماست

نہیں کہہ سکتے کہ وہ چیزوں کو چھوتا ہے نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہم سے دور ہے

ذاتِ او گرچہ ہست بالاتر
نتواں گفت زیر اوست دگر

اُس کی ذات اگرچہ سب سے بالاتر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اُس کے نیچے کوئی اور چیز بھی ہے

(درثمین فارسی مترجم صفحہ 10)

اردو منظوم کلام

اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام

اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پالیتے ہیں وہ اور دوسرے اُمیدوار
کون ہے جسکے عمل ہوں پاک بے انوارِ عشق
کون کرتا ہے وفا بِن اُس کے جس کا دِل فگار
غیر ہوکر غیر پر مرنا کسی کو کیا غرض
کون دیوانہ بنے اس راہ میں لیل و نہار
کون چھوڑے خوابِ شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خارِ مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُرخطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیرِ تیغِ آبدار
پر ہزار افسوس دنیا کی طرف ہیں جھک گئے
وہ جو کہتے تھے کہ ہے یہ خانۂ ناپائیدار
جس طرف دیکھو یہی دنیا ہی مقصد ہو گئی
ہر طرف اُس کے لئے رغبت دِلائیں بار بار

(درثمین اردو مطبوعہ رقیم پریس لنڈن صفحہ 139)

کلام الامام

اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے۔ آج 20 رفروری 1886ء میں جو مطابق پندرہ جمادی الاوّل ہے برعایت ایجاز و اختصار کلمات الہامیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے اور مفصل رسالہ میں درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّوجلّ۔ خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ (جلشانہ وعزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین (حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی

رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا۔

پھر خدائے کریم جلشانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلا دے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراونا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخر دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے۔ عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ ...... اس دوسرے گروہ پر بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔''

راقم خاکسار غلام احمد مولف (براہین احمدیہ) ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس 20 فروری 1886ء

(ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر یکم مارچ 1886ء بحوالہ روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ 647-648)

تفسیر سورۃ البقرہ آیات 150۔151

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مصلح موعود (اللہ آپ سے راضی ہو) جیسے عظیم الشان بیٹے کی خبر دی۔ آپ کے وجود سے وابستہ اغراض میں ایک غرض یہ بیان فرمائی کہ تا کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ آپ کی معرکۃ الآراء تفسیر کبیر اس پیشگوئی کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے کماحقہٗ استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ ذیل میں سورۃ البقرہ آیات 150، 151 کی تفسیر از سیدنا حضرت مصلح موعود سے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ إِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۚ وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞

ترجمہ: اور تُو جس جگہ سے بھی نکلے اپنی توجہ مسجد حرام کی طرف پھیر دے اور یہ (حکم یقیناً تیرے رب کی طرف سے، (آئی ہوئی) صداقت ہے، اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے ہرگز بے خبر نہیں ہے۔ اور تُو جس جگہ سے بھی نکلے۔ اپنی توجہ مسجد حرام کی طرف پھیر دے اور تم (بھی) جہاں کہیں ہو۔ اپنے منہ اُس کی طرف کیا کرو۔ تا ان لوگوں کے سوا جو ان (مخالفوں) میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (باقی) لوگوں کی طرف سے تم پر الزام نہ رہے۔ سو تم ان (ظالموں) سے مت ڈرو۔ اور مجھ سے ڈرو۔ (یہ حکم میں نے اس لئے دیا ہے کہ تم پر لوگوں کا الزام نہ رہے) اور تاکہ مَیں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

حل لغات: **خَرَجْتَ** عربی زبان میں خَــرَجَ کا لفظ نکلنے کے علاوہ اور معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ (۱) خَرَجَ عَلَيْهِ کہیں تو اس کے معنے ہوتے ہیں۔ بَرَزَ لِقِتَالِهٖ وہ اُس سے جنگ کرنے کے لئے نکلا۔ اگر اس آیت میں یہ معنے مراد لئے جائیں تو یہ لفظ جنگ کرنے کے معنوں میں استعمال ہوگا.............

تفسیر: وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ کے معنے مفسرین نے یہ کئے ہیں کہ تم جہاں کہیں بھی ہو ہر حالت میں اپنا قبلہ مسجد حرام کو ہی رکھو......لیکن حقیقت یہ ہے کہ خواہ اس آیت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا گیا ہو خواہ تمام مسلمانوں کو اس کے معنے قبلہ کی طرف منہ کرنے کے ہو ہی نہیں سکتے۔۔۔کیونکہ کسی شہر سے نکلتے وقت شاذ ہی نماز کا موقعہ ہوتا ہے۔ بالعموم یا تو انسان اس وقت نماز ادا کر چکا ہوتا ہے یا اگر ادا کرنی ہوتی ہے تو کچھ دیر کے بعد بھی وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔بہرحال خروج کے ساتھ نماز کا تعلق نہیں......مزید دلیل اس بات کی کہ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ سے مراد نماز میں قبلہ کی طرف مُنہ کرنا نہیں یہ ہے کہ سفر کی حالت میں تو بعض دفعہ جہت کا سوال بھی اڑ جاتا ہے اور جدھر مُنہ ہو اُدھر ہی نماز جائز ہو جاتی ہے۔......

پھر یہ معنے اس لئے بھی درست نہیں کہ چلتے وقت نماز نہیں پڑھی جا سکتی بلکہ نماز ٹھہر کر ہی پڑھی جا سکتی ہے۔......... صاف بات ہے کہ نماز نکلتے وقت نہیں پڑھی جاتی بلکہ کسی جگہ ہوتے ہوئے نماز پڑھی جاتی ہے۔پس معلوم ہوا کہ یہاں نماز پڑھنے کے معنے کرنا کسی صورت میں بھی درست نہیں۔.........

فتح مکہ تمہارا مقصد ہونا چاہئے:

اصل بات یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب مکہ مکرمہ سے نکالا گیا۔اُس وقت دشمنانِ اسلام کو یہ اعتراض کرنے کا موقعہ ملا کہ جب آپ دعائے ابراہیمی کے موعود تھے اور خانہ کعبہ کے ساتھ آپ کا تعلق تھا تو آپ کو مکہ سے کیوں نکال دیا گیا۔جب آپ کو مکہ سے نکال دیا گیا ہے تو آپ دُعائے ابراہیمی کے کس طرح مصداق ہو سکتے ہیں۔اس اعتراض کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارا مکہ سے یہ نکلنا عارضی ہے۔ہم تم سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم دوبارہ تمہیں یہ موقعہ دیں گے اور تم مکہ پر قابض ہو جاؤ گے۔لیکن جہاں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں سے یہ وعدے ہوتے ہیں وہاں وہ اُن سے یہ بھی اُمید کرتا ہے کہ وہ اس وعدے کو پُورا کرنے کی کوشش کریں گے۔یہ نہیں کہ خدا اُن سے وعدہ کرے اور وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں اور وہ اُس وعدہ کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں اور یہ سمجھ لیں کہ جب خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے تو وہ آپ خود پورا کرے۔ہمیں اُس کے پُورا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔......اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں تمہیں فلاں چیز دوں گا۔اور وہ اس سے آکر وہ چیز مانگے اور وہ آگے سے کہہ دے کہ جاؤ بازار سے خرید لو تو سارے لوگ یہی کہیں گے کہ اگر اس نے وہ چیز بازار سے ہی خریدنی تھی تو پھر اس کے ساتھ وعدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔پس بظاہر یہ بات معقول نظر آتی ہے لیکن الٰہی سلسلوں میں یہ اول درجہ کی غیر معقول بات ہے۔......اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی انسان وعدہ کرتا ہے تو اسے تغیرات سماوی اور تغیرات ارضی پر اختیار نہیں ہوتا۔اس لیے جب وہ وعدہ کرتا ہے تو جو اس کے اختیار میں ہوتی ہے۔لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے جو وعدہ ہوگا اس کا

یہ مطلب ہوگا کہ اگر چہ اس چیز کا حصول تمہارے لیے ناممکن ہے مگر یہ تمھیں ہماری مدد سے حاصل ہو جائے گی.......... جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کا وعدہ دیا گیا۔ تو ساتھ ہی مسلمانوں کو یہ کہا گیا کہ اے مسلمانو! تم موسیٰؑ کی قوم کی طرح یہ نہ سمجھ لینا کہ خدا نے مکہ دے دینے کا وعدہ کیا ہے وہ خود اسے پورا کرے گا۔ ہمیں اس کے لئے تدبیر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ تمہیں بھی اُس کے پورا کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی .... پس وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کے معنے یہ ہوئے کہ تم جہاں سے بھی نکلو یا جس جگہ سے بھی نکلو تمہارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم نے مکہ فتح کرنا ہے۔

تمام جنگی مہمات کا مقصد فتح مکہ ہونا چاہیے:

پھر خروج کے معنے جیسا کہ حل لغات میں بتایا جا چکا ہے کہ لشکر کشی کے بھی ہوتے ہیں۔ اس صورت میں آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ تم جہاں بھی لشکر کشی کرو۔ کسی جگہ بھی لڑائی کے لئے جاؤ۔ چاہے تم مشرق کی طرف نکلو یا جنوب کی طرف نکلو۔ مغرب کی طرف نکلو یا شمال کی طرف نکلو تمہارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تمہارا یہ خروج فتح مکہ کی بنیاد قائم کرنے والا ہو.......... چنانچہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں یہ رنگ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے اور آپ کی سب لڑائیوں کا مقصدِ اعلیٰ فتح مکہ ہی تھا۔ جس جنگ میں آپ یہ مقصد فوت ہوتا دیکھتے یا جس قوم کے متعلق آپ محسوس فرماتے کہ اس سے جنگ کرنے کے نتیجہ میں فتح مکہ میں تاخیر ہو جائے گی۔ وہاں باوجود اکسائے جانے کے آپ خاموشی اور چشم پوشی اختیار فرماتے۔ چنانچہ کئی قومیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لئے اُٹھیں اور انہوں نے چھیڑ چھاڑ بھی کی۔ مگر آپ ہمیشہ اغماض سے کام لیتے رہے لیکن جب کوئی ایسی قوم کھڑی ہوئی جس کو شکست دینے سے فتح مکہ قریب ہو سکتی تھی تو اُس کے ساتھ آپؐ نے ضرور جنگ کی۔ اگر تمام اسلامی غزوات پر نظر دوڑائی جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ وہ اپنے اندر ایک حکیمانہ رنگ رکھتی تھیں بالخصوص فتح مکہ سے پہلے جس قدر جنگیں ہوئیں۔ اُن سب کا مقصد صرف یہی تھا کہ فتح مکہ کا راستہ صاف کیا جائے۔.....

..... وُجُوْهٌ کے معنے توجہات کے بھی ہوتے ہیں۔ پس اس کے یہ معنی ہیں کہ تمہارا ایک ہی مقصد ہونا چاہیے کہ تم نے خانہ کعبہ کو فتح کر کے اُسے اسلام کا مرکز بنانا ہے۔ کیونکہ جب تک مکہ میں اسلام پھیل نہیں جاتا۔ جب تک مکہ مسلمانوں کے ماتحت نہیں آ جاتا۔ اس وقت تک باقی تمام عرب مسلمان نہیں ہو سکتا۔.....

..... اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ یہ بات تمہارے ربّ کی طرف سے ہو کر رہنے والی ہے اور وہ اس کام میں تمہارا حامی اور مددگار ہوگا۔ اسی طرح رَبِّكَ کہہ کر اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر کام کے کچھ محرک ہوا کرتے ہیں۔ اور بہترین محرک کسی کام کا یہ ہوتا ہے کہ انسان کو اس بات کا احساس ہو کہ میرا محسن مجھ سے یہ خواہش رکھتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ بسا

اوقات اپنی جان تک قربان کر دیتا ہے۔ تمہیں بھی یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارا رب جو تمہارا محسن ہے اُس کی یہ خواہش ہے کہ تم مکہ کو فتح کرو۔ پس گویہ بات ایک دن پوری ہو کر رہے گی۔ مگر محسن کے احسان کا بدلہ اتارنا بھی تمہارا کام ہے اس لئے تمہیں اس کے متعلق اپنے سردھڑ کی بازی لگا دینی چاہیئے اور اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ تمہیں سزا دے گا۔ بلکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کو دیکھتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اسلام اپنے کمال کو نہیں پہنچ سکا جب تک مکہ فتح نہ ہو جائے اس لئے تم اپنی کوشش اور جدوجہد کو جاری رکھو اور فتح مکہ کو کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دو۔

دو دفعہ ایک ہی حکم دینے کی اغراض الگ الگ ہیں:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ یورپین مستشرق کہتے ہیں کہ اس جگہ قرآنی آیات میں تکرار پایا جاتا ہے جو فصاحت کے خلاف ہے۔ جب اس سے پہلے غیر مبہم الفاظ میں یہ حکم دے دیا گیا تھا کہ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تو اس کے معاً بعد پھر انہی الفاظ کا کیوں تکرار کیا گیا ہے۔ اس اعتراض کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ مخالفین اسلام کی اتنی بات تو درست ہے کہ ان دونوں آیات کے معنوں میں کوئی فرق نہیں لیکن یہ بات درست نہیں کہ ان دونوں کو ایک ہی غرض کے ماتحت بیان کیا گیا ہے بلکہ ان دونوں کے بیان کرنے کی اغراض مختلف ہیں .... اگر ایک حکم کو بیان کیا جائے اور پھر اس کے دہرانے کی کوئی نئی غرض پیدا ہو جائے تو اُسے تکرار نہیں کہا جاتا۔ .... چنانچہ پہلی آیت میں تو صرف یہ بتایا تھا کہ تمہاری لڑائیوں کا نقطۂ مرکزی مکہ کی فتح ہونا چاہیئے اور دوسری آیت میں فتح مکہ اور تحویلِ قبلہ کے بارہ میں دونوں حکموں کو جمع کر کے اُن کی وجہ بتائی ہے اور وہ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ہے اور حجت سوائے اس کے کہ کوئی قرینہ ہو ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو غالب کر دینے والی ہو۔ پس یہ تکرار نہیں بلکہ فقرہ مکمل ہی نہیں ہو سکتا تھا جب تک کہ یہ دونوں باتیں دہرائی نہ جائیں یعنی مکہ فتح نہ ہوا تب بھی تم پر لوگوں کی حجت ہوگی اور اگر ادھر مُنہ نہ کیا تب بھی حجت ہوگی۔ پس اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اگر تم مکہ فتح نہ کیا تو تمہاری ترقی کے راستہ میں کئی قسم کی روکیں پیدا ہو جائیں گی۔ اور اسلام پر دشمنوں کے اعتراضات کا دروازہ کھلا رہے گا۔ ....

اسی طرح دوسری آیت میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو تمہارا فرض ہے کہ تم خانہ کعبہ کی حفاظت کرو اور اُسے دشمنوں کے حملوں سے بچاؤ۔ یہ مضمون پہلی آیت میں نہیں تھا۔ ....

مختلف مدارج کے لوگوں کیلئے مختلف انعامات کا وعدہ ہے:

پھر ایک اور نقطۂ نگاہ بھی تکرار کے اعتراض کو باطل ثابت کرتا ہے اور وہ یہ کہ پہلی آیت اُن اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے

لئے ہے جو اخلاق اور روحانی لحاظ سے دوسرے لوگوں سے بہت بڑھے ہوئے اور خاص فوقیت رکھتے ہیں یا بالفاظ دیگر وہ آیت ایسے لوگوں کے لئے ہے جو اخلاق اور روحانیت کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں مدغم ہیں اور کامل طور پر آپ کے ظل کہلا سکتے ہیں۔ .... یہ لوگ ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے متعلق یہ علم تھا کہ ان کے لئے اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ کہہ دینا ہی کافی محرک ہو سکتا ہے چنانچہ اگر غور سے کام لیا جائے تو دنیا میں دو ہی قسم کے لوگ دکھائی دیتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں اور دوسرے وہ جو ادنیٰ درجہ کے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے انسانوں کے لئے باریک باتیں ہی کافی محرک ہو جاتی ہیں۔ لیکن ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے قریب کا محرک کام کرتا ہے۔ .... ایسے لوگوں کے لئے اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ کہنا ہی کافی تھا۔ یعنی تمہارے رب کی یہ خواہش ہے کہ تم ایسا کرو۔ لیکن دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اعلیٰ ایمان والے نہیں۔ یہ لوگ چونکہ کام کرنے سے پہلے یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمیں کیا ملے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس کا ذکر دیا کہ فتح مکہ کے نتیجہ میں اُن پر کیا کیا انعامات نازل ہوں گے۔ چنانچہ فرمایا۔

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ یہ حکم تمہیں اس لئے دیا گیا ہے کہ تا کہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی دلیل نہ مل جائے۔ یعنی اگر تم مکہ فتح کرنے کے لئے نکلو گے تو سب سے پہلا انعام تم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ہوگا کہ آئندہ تم پر لوگ اعتراض نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی تمہارے خلاف کوئی دلیل قائم کر سکیں گے۔

دوسرا انعام جو ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے بیان کیا گیا ہے وہ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ ہے۔ یعنی اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں حکومت اور بادشاہت عطا فرمادے گا۔ اس کا بیان کرنا صرف ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے ہی ہے۔ ورنہ اعلیٰ درجہ کے لوگ ان باتوں کی پروا نہیں کرتے کہ اُن کو کچھ ملے گا بھی یا نہیں۔

تیسرا انعام لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ کے الفاظ میں بیان فرمایا کہ اس کی غرض یہ ہے کہ تم ہدایت پاؤ۔ ہدایت دراصل مقصود تک پہنچنے کو کہتے ہیں۔ پس ان الفاظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تم اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو مل جاؤ گے۔ .... پس ادنیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے جو کام کرنے سے پہلے یہ پوچھتے ہیں کہ اس میں فائدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے انعامات بیان فرمائے ہیں۔ (۱) لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ (۲) وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ (۳) لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پہلا انعام ذہنی ہے اس کے ذریعہ انسان کو دماغی طور پر اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ دوسرا انعام مادی ہے یعنی حکومت اور بادشاہت تم کو مل جائے گی۔ تیسرا انعام دل کے اطمینان کے لئے ہے کہ جب تم رشتہ داروں کو مل جاؤ گے تو تم کو اطمینان قلب حاصل ہو جائے گا۔ غرض پہلا حکم اور غرض سے ہے اور دوسرا اور غرض سے۔ ....

جو خروج کی طاقت نہیں رکھتے ان کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے:

یہ ایک عجیب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ حَيْثُ مَا خَرَجْتُمْ نہیں بلکہ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فرمایا ہے۔ اس

کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں بعض کمزور اور معذور لوگ بھی تھے جن کی جسمانی کمزوریاں اُن کے نکلنے میں مانع تھیں جیسے لنگڑے یا اپاہج وغیرہ۔ پس ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے حَیۡثُ مَا خَرَجۡتُمۡ کی بجائے حَیۡثُ مَا کُنۡتُمۡ کے الفاظ استعمال فرما کر یہ ظاہر کیا کہ اس ثواب میں صرف وہی لوگ شریک نہیں ہوں گے جو خروج کی طاقت رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ بیمار جو چارپائیوں سے ہل نہیں سکتے۔ وہ اپاہج جو چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ بیمار اور کمزور جو اپنی بیماری اور کمزوری جسم کی وجہ سے لڑائی کے ناقابل ہیں اگر وہ فتح مکہ کے لئے دُعائیں کرتے رہتے ہیں اور اُن کے دل اس حسرت سے پُر ہیں کہ کاش اُن میں طاقت ہوتی اور وہ بھی جنگ میں شریک ہوسکتے تو اللہ تعالیٰ اُن کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا۔.........

مرکز کی ترقی ہمیشہ تمہارے مدنظر رہے:

اسی طرح ان الفاظ میں مسلمانوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم جہاں کہیں ہو تمہارا منہ ہمیشہ مکہ ہی کی طرف رہنا چاہیے۔ یعنی تمہیں ہمیشہ اپنے مرکز کی ترقی اور وہاں کے رہنے والوں کی تعلیم و تربیت اور اصلاح کی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور یہ امر مدنظر رکھنا چاہیے کہ اگر مکہ مکرمہ میں کوئی خرابی پیدا ہوئی تو اس کا سارے عالم اسلام پر اثر پڑے گا۔ .... افسوس ہے کہ گذشتہ دور میں مسلمانوں نے اس اہم فرض کو نظر انداز کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود اُن میں بھی کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہوگئیں۔ میں جب اسلامی تاریخ کو پڑھتا ہوں تو مجھے یہ دیکھ کر حیرت آتی ہے کہ مکہ اور مدینہ کی آبادی تو چند ہزار یا ایک لاکھ کے اردگرد گھومتی رہی۔ مگر بغداد، دمشق اور قاہرہ کی آبادی اور ایران اور ہندوستان کے اسلامی شہروں کی آبادیاں بیس بیس تیس تیس لاکھ تک پہنچ گئیں۔ میں سمجھتا ہوں اسلام کے تنزل میں اس بات کا بھی بڑا دخل تھا کہ مسلمانوں میں اپنے مذہبی مرکز میں بسنے کی خواہش اتنی نہ رہی جتنی خواہش انہیں دارالحکومت میں بسنے کی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنیاد چھوٹی رہی اور عمارت بڑی ہوگئی۔ اور چھوٹی بنیاد پر بڑی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔......... یہ گُر مسلمانوں نے نہیں پہچانا۔ حالانکہ قرآن کریم نے انہیں یہ گُر بتا دیا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف خانہ کعبہ کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں رکھوائی اور دوسری طرف حکم دے دیا کہ لوگ چاروں طرف سے یہاں آئیں اور حج کریں۔ اسی طرح عمرہ کا حکم دیا اور اس طرح انہیں سال کے سارے حصوں میں مکہ آنے کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح مدینہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جگہ کے رہنے والے اپنے نمائندے مدینے بھیجا کریں تا وہ یہاں رہ کر دینی تعلیم حاصل کریں۔ مگر مسلمانوں نے اس گُر کو نہ سمجھا اور ان کا ہر سیاسی مرکز مذہبی مرکز سے زیادہ آباد رہا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں کا کثیر طبقہ سیاسی مرکز کی طرف جاتا تھا اور مذہبی مرکز کمزور رہتا تھا۔ میرے نزدیک اسلام کو اتنا نقصان اور کسی چیز نے نہیں پہنچایا جتنا نقصان قاہرہ، دمشق اور بغداد نے پہنچایا یا جتنا نقصان اصفہان اور رَی نے پہنچایا۔ یا جتنا نقصان بخارا اور مرو نے پہنچایا۔ ان شہروں نے لوگوں کی توجہ مذہبی مراکز سے ہٹا کر اپنی طرف کرلی۔ اگر سب سے بڑے شہر مکہ اور مدینہ ہوتے تو یہ خرابی پیدا نہ ہوتی۔ یونیورسٹیاں بغداد میں بنیں۔ حالانکہ اُن کا صحیح مقام مدینہ تھا۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں بنا۔ حالانکہ اس کا صحیح مقام مکہ تھا۔ پس جو قوم اپنی روحانیت اور علمی طاقت کو پھیلانا چاہتی ہے۔ اُس

کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اُس کا مرکز زیادہ سے زیادہ وسیع اور مضبوط ہو۔ اسی امر کی طرف حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهٗ میں اشارہ کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ تم ہمیشہ اپنی توجہ مکہ کی طرف رکھو اور وہاں کے رہنے والوں کی اصلاح کی کوشش کرتے رہو……

ایک غرض یہ ہے کہ دشمن کو کسی اعتراض کا موقع نہ ملے:

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اس کے بعد فرماتا ہے۔ ہمارے ان احکام کی غرض یہ ہے کہ کفار کو کوئی ایسی دلیل نہ مل جائے جس کی وجہ سے تمہیں ان کے مقابلہ میں شرمندگی اٹھانی پڑے۔ بے شک روحانی لوگوں کو اس بات کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ وہ کہتے ہیں اگر لوگ اعتراض کرتے ہیں تو بے شک کریں ہمیں ان کے اعتراضوں کی کیا پرواہ ہے مگر جو ادنیٰ درجہ کے لوگ ہوتے ہیں اُن کے لئے یہ بڑی بات ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ ہم پر فلاں اعتراض کرتے ہیں اور اس طرح وہ بعض دفعہ بددل ہو کر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اُن کو فرمایا۔ اچھا ہم تمہارے سپرد یہ کام کرتے ہیں۔ تم اسے ہمت کے ساتھ سرانجام دو۔ تاکہ دشمنوں کی طرف سے تم پر کوئی الزام باقی نہ رہے۔ یہ الزام پانچ وجوہ کی بنا پر لگایا جا سکتا تھا۔ اوّل یہود کی کتب میں لکھا تھا کہ آنے والا موعود دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ کو فتح کرے گا۔ اگر مسلمان مکہ فتح نہ کرتے تو یہود کہہ سکتے تھے کہ یہ پیشگوئی اس نبی کے ذریعہ پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے ہم اُسے کس طرح مان لیں۔ (۲) پھر وہ یہ بھی اعتراض کر سکتے تھے کہ اس بارہ میں خود قرآن کریم کی پیشگوئیاں بھی غلط گئیں۔ مثلاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ (قصص آیت ۸۶)…… (۳) اگر تحویل قبلہ نہ ہوتی تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس نبی کے لئے دُعا کی تھی اس کا تعلق تو بیت اللہ سے ضروری تھا۔……پھر ہم یہ کیونکر سمجھیں کہ وہ دعائے ابراہیمی کا مصداق ہے۔ (۴) اگر مکہ فتح نہ ہوتا تو لوگ اعتراض کر سکتے تھے کہ اس نبی کی غرض تو توحید پھیلانا تھی مگر خانہ کعبہ میں تو تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے ہیں پھر یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی کہ وہ اس گھر کو پاک کرے گا۔ (۵) اگر مکہ فتح نہ ہوتا تو يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ والی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر بھی اعتراض ہوتا اور کہا جاتا کہ اس رسول نے تو مکہ کے لوگوں کی اصلاح کرنی تھی پھر یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی۔ غرض اگر فتح مکہ یا اصلاحِ مکہ نہ ہوتی تو دشمن کے لئے کئی قسم کے اعتراضات کا موقعہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ حکم دے دیا کہ تم مکہ فتح کرو۔……

وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ فرماتا ہے یہ حکم مَیں نے اس غرض کے لئے بھی دیا ہے تاکہ مَیں اپنی نعمت تم پر پوری کروں۔ اس جگہ نعمت سے مراد اسلام ہے اور اُس کے اتمام سے مراد اُسے مستحکم طور پر قائم کر دینا ہے۔ یہ پروگرام بھی فتح مکہ کی اغراض میں سے تھا۔ چنانچہ جونہی مکہ فتح ہوا۔ تمام عرب سے وفود آنے شروع ہو گئے اور صلح کا ہاتھ بڑھانے لگے۔ آخر اسی فتح کے نتیجہ میں سارا عرب مسلمان ہو گیا۔ اور پھر عربوں نے ایک قلیل ترین مدت میں ساری دنیا میں اسلام پھیلا دیا۔ اور وہ نعمتِ اسلام جو خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے نازل فرمائی تھی دنیا میں مستحکم طور پر قائم ہو گئی۔

فتح مکہ کے بعد ساری قوم کو ھدایت مل گئی:

پھر فرمایا وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ فتح مکہ کا ایک فائدہ تمہیں یہ بھی ہوگا کہ تم ہدایت پا جاؤ گے۔ یعنی تمہاری قوم داخلِ اسلام ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کے دروازے کھول دے گا۔ ورنہ بلحاظ افراد تو فتح مکہ سے پہلے ہی کئی لوگ ایمان لا چکے تھے۔ مگر باقی لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اگر یہ مکہ فتح نہ کرسکا تو جھوٹا ہوگا۔ چنانچہ جب فتح مکہ ہوئی تو عرب کی تمام اقوام سمجھ گئیں کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور اسلام قبول کرنے کے لئے دُور دُور سے وفود آنے شروع ہوگئے۔ حتّٰی کہ اشد ترین دشمنوں میں سے بھی بعض فتح مکہ کے بعد بیعت میں داخل ہوگئے اس کی بیّن مثال ہمارے سامنے ہندہ کی ہے جو فتح مکہ سے پہلے مسلمانوں کے شدید ترین دشمنوں میں سے تھی۔.........

دوسری وجہ اقوام عرب کے اسلام قبول کرنے کی یہ تھی کہ عرب کے لوگوں کو اس بات کا یقین تھا کہ مکہ کو کوئی جھوٹے مذہب والا آدمی فتح نہیں کرسکتا اور اگر کوئی کوشش کرے گا تو تباہ ہوجائے گا اور اس کی تائید میں اُن کے سامنے ایک تازہ واقعہ بھی موجود تھا۔ اور وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش سے پہلے یمن کے گورنر ابرہہ نے مکہ فتح کرنے کی کوشش کی۔ لیکن باوجود ایک کثیر فوج اپنے ساتھ رکھنے کے ناکام رہے۔.........

سورۃ فتح میں فتح مکہ کی جو اغراض بتائی گئی ہیں وہی اس جگہ بھی بیان کی گئی ہیں:

وہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ یعنی ہم نے تجھے ایک کھلی کھلی فتح بخشی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تیرے متعلق کئے گئے وہ گناہ بھی جو پہلے گذر چکے ہیں ڈھانک دے گا اور جو اب تک ہوئے نہیں لیکن آئندہ ہونے کا امکان ہے اُن کو بھی ڈھانک دے گا۔ اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور تجھے سیدھا راستہ دکھائے گا۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ فتح مکہ کی تین اغراض ہیں۔ اوّل دشمن کے اعتراضوں کو دُور کرنا۔ جیسے فرمایا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اس جگہ مِنْ ذَنْۢبِكَ سے اعتراضات ہی مراد ہیں۔......

فتح مکہ کی دوسری غرض اتمامِ نعمت بتائی ہے اور تیسری غرض يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا میں یہ بتائی کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت میں ترقی عطا فرمائے گا۔

یہی تین اغراض اس جگہ بھی بیان فرمائی گئی ہیں اور کہا گیا ہے کہ تم مکہ کو فتح کرو تا کہ دشمنوں کا تم پر کوئی الزام نہ رہے اور تا کہ مَیں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ سورۃ فتح اور ان آیات کے تقابل سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں جگہ ایک ہی مضمون بیان کیا گیا ہے اور دونوں میں فتح مکہ پر زور دینا اور اُس کے فوائد کو بیان کرنا مقصود ہے۔

خلافتِ محمود

اُٹھا ''جوانِ منچلی'' عزم جواں لئے
ہاتھوں میں رخشِ دَور کی یعنی عِناں لئے
دستِ عمل میں اُس کے تھا دستِ خدا کا زور
اپنی زباں کی اوٹ میں حق کی زباں لئے
جو کچھ سُنا خدا سے وہ کہتا چلا گیا
دریائے تند و تیز تھا بہتا چلا گیا
جاتا تھا میرِ کارواں یوں کارواں لئے
جیسے ہو چاند جا رہا اک کہکشاں لئے
اُس کی متاعِ زندگی عزم و عمل میں تھی
خندہ لبوں پہ آنکھ میں اشکِ رواں لئے
پُر عزم شہسوار تھا چلتا چلا گیا
تقدیرِ نوعِ انساں بدلتا چلا گیا
ربوہ بسانا اُس کا اِک کارِ عظیم تھا
مثلِ خلیل وہ بھی معمارِ عظیم تھا
پروانے آتے تھے کھنچے کیوں دُور دُور سے؟
وہ روشنی کا اک مینارِ عظیم تھا
اوراقِ منتشر کا تھا شیرازہ بند وہ
مرکز تھا پُر کشش اگر تو ارجمند وہ
آنکھوں میں اشک کوئی طوفاں لئے ہوئے
تبلیغِ دیں کے سینکڑوں ارماں لئے ہوئے
اک ہاتھ میں تھامے ہوئے مہدی کا گر علم
تو دوسرے میں دامنِ یزداں لئے ہوئے
زندہ تھے جو فلک پہ وہ مٹی میں گڑ گئے
یاجوج اور ماجوج کے پاؤں اکھڑ گئے

(مکرم عبدالسلام اسلام صاحب)

مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب کی یاد میں

(مرتبہ: مکرم عبدالباسط بٹ صاحب شیخوپورہ)

کچھ لوگ دنیا میں اپنے نیک اعمال اور عظیم کردار کے گہرے اثرات چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے نیک نمونہ کو مشعل راہ بنایا جاسکتا ہے۔ مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ایک ایسے ہی وجود تھے۔ کسی تکلف، بناوٹ اور ظاہر داری کے بغیر خدمت دین اور خدمت انسانیت میں ہمیشہ مصروف رہے۔ نصف صدی سے زائد وقف کی روح کو خلفاء سلسلہ کی منشاء کے مطابق قائم رکھا اور زندگی کو اس طرح گذارا کہ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کے مورد ہوئے۔ ہمارے بچپن کی بات ہے جب آپ کی تقرری بطور مربی سلسلہ گوجرہ میں ہوئی۔ ان کی آمد سے جیسے ہماری بیت الذکر میں بہار آ گئی۔ بروقت نماز ادا ہوتی اور بیت کی صفیں نمازیوں سے بھری ہوتیں۔ ساری جماعت ایک خاندان بن گئی۔ نماز فجر کے بعد ترجمۃ القرآن کی کلاس ہوتی جس میں آپ کا طرز تدریس عجیب سماں باندھ دیتا۔ میں بھی اس کلاس میں شریک ہوتا۔ اس لحاظ سے وہ میرے محترم استاد بھی تھے۔ پھر مکرم مربی صاحب کی معیت مجھے افریقہ میں بھی نصیب رہی۔ اُن کی وفات کی خبر ملی تو گزرے زمانوں کی یادیں امڈ امڈ کر آنے لگیں۔

نظام خلافت سے گہری عقیدت و محبت آپ کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ آپ جہاں بھی بطور مربی سلسلہ مقیم رہے احباب کے دلوں میں اس حقیقت کو راسخ کرنے میں کوشاں رہے کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اس لئے خلیفہ وقت کی ہدایات پر عمل کرنا اور اطاعت بجالانا ہمارے پر فرض ہے۔ نماز با جماعت کی ادائیگی کی طرف بار بار توجہ دلاتے۔ مکرم مربی صاحب نماز با جماعت کی تلقین ہی نہ فرماتے بلکہ اپنے عمل اور نمونہ کو بھی ہمیشہ اس کے مطابق ڈھالے رکھا۔ موسم خواہ کیسا ہی ہوتا سردی اور گرمی کی شدت سے بے پرواہ ہو کر ہمیشہ نماز بیت میں ادا کرنے کو ترجیح دیتے۔ بیماری کو بھی حتی الامکان اس فرض کی ادائیگی میں حائل نہ ہونے دیتے۔ مقتدی اُن کی دلنشین قرأت کو سن کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ ان کا التزام نماز احباب کو آج بھی یاد ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ نماز سے پہلے اذان بھی خود ہی دیتے تو ایک عجیب روحانی سرور پیدا ہو جاتا۔

انسانیت کی خدمت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس کے بغیر شاید عبادتوں میں خشوع وخضوع بھی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے بندے مخلوق خدا کے لئے ایک رحمت ہوتے ہیں۔ مخلوق کی ہمدردی اور غم گساری اُن کی فطرت میں رچی بسی ہوتی ہے۔ اس وصف میں مکرم مربی صاحب کا کردار احباب جماعت ہی نہیں بلکہ غیر از جماعت افراد کے لئے بھی گویا ایک نمونہ تھا۔ اُن کا سفید لباس پگڑی، شیروانی، خوشنما داڑھی اُن کے ملنے والوں پر ایک اثر چھوڑتی تھی۔ اور وہ اُن کی باتوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ خاکسار نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ مربی صاحب کسی بات پر رنجیدہ یا کبیدہ خاطر ہوئے ہوں۔ اُن کی محبت بھری باتوں کا ایک اثر ہوتا تھا۔ آپ نے گوجرہ میں اپنے قیام کے دوران کئی سفید پوش گھرانوں کے بچوں کو طفولیت سے لے کر برسر روزگار ہونے تک اپنی زیر نگرانی رکھا اور اُن کی ہر ضرورت پوری کرنے کی حتی المقدور کوشش کی تاکہ وہ بڑے ہو کر اپنے

خاندان اور جماعت کے لئے بہتر اور مفید وجود بن سکیں۔

قرآن کریم سے بلاشبہ گہری محبت رکھتے تھے۔قرآن کریم کی تعلیم دینے اور اُسے عام کرنے کا انہیں ایک شوق تھا۔تفسیر میں اُنہیں ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔اُن سے ہم نے قرآن کریم سیکھا۔آج بھی اُن کے بیان کردہ معانی ہماری یادداشت میں محفوظ ہیں۔ ترجمے اور تفسیر میں احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر سے بہت استفادہ کرتے تھے۔ خلفائے سلسلہ کے ارشادات کو اپنے درس کا لازمی حصہ بناتے۔ اس طرح درس کو ایسا دلنشین اور پُر اثر بنا دیتے کہ سننے والے سر بھی دھنتے اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں کوشاں بھی ہو جاتے۔فرماتے ہیں کہ قرآنی تعلیم پر عمل کرنے میں ہی ہماری نجات ہے۔ اس لئے سب سے پہلے آیات کا ترجمہ بیان کرتے ہیں۔پھر احکام خداوندی کی وضاحت کرتے۔فرماتے کہ یہ اسلامی تعلیم کا کمال ہے کہ وہ انسان کی عملی زندگی کے تمام مراحل کو آسان بنا دیتی ہے۔اس پر عمل سے انسان اپنے معاشرے میں ایک پسندیدہ وجود کی شکل میں زندہ رہ سکتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ میں تو گویا اُن کی جان تھی۔بار بار احباب جماعت کو اس روحانی مائدہ سے فائدہ اُٹھانے کی طرف توجہ دلاتے۔اس مطالعہ کی عادت آخری عمر تک برقرار رہی۔ان میں موجود ارشادات پر عمل کر کے آپ نے اپنی زندگی گزاری اور انعامات خداوندی کا مورد بنے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث خیر کم خیر کم لاھلہ کی عملی تصویر تھے۔زندگی کے تمام معاملات میں ایک میانہ روی کو اختیار کر کے اپنی ذمہ داریاں اتنی عمدگی سے نبھاتے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے۔اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ باقی تمام بچوں کی تربیت سے بھی کبھی غافل نہ ہوتے۔ہر وقت تربیتی امور کو نظر میں رکھ کر اُن کی طرف توجہ دلانے کے لئے تیار رہتے۔والدین کو اُن کی ذمہ داریوں کا احساس نہایت احسن رنگ میں دلاتے۔عائلی معاملات کو خدمت دین میں حائل نہ ہونے دیتے۔اپنے اہل و عیال کو بھی اس طرف متوجہ کرتے اور پھر اس کے مثبت اثرات کا ذکر شکر کے رنگ میں کرتے۔آپ کی اہلیہ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ مرحومہ کا کردار بھی بہت مثالی تھا۔بچوں کی تربیت میں اُنہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ہمیشہ اپنی اولاد کے ذہنوں میں یہ بات راسخ کرنے کی کوشش کی کہ آپ نے اپنے عمل سے ثابت کرنا ہے کہ آپ ایک مربی سلسلہ کی تربیت یافتہ اولاد ہیں اور دوسروں کے لئے ایک مثال ہیں۔وہ مکرم مربی صاحب کے دورہ جات کے دوران بچوں کی اور بھی زیادہ نگرانی فرماتیں۔یہی وجہ ہے کہ خدا کے فضل سے آپ کی ساری اولاد صالح اور تربیت یافتہ اور خادم دین ہے۔

مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب کا ایک خاص طرہ امتیاز مہمان نوازی کا وصف تھا۔اکرام ضیف کے بارے میں ان کا معیار بہت بلند تھا۔بلحاظ عمر حفظ مراتب کا خیال رکھتے۔ہر شخص کی عمر کے اعتبار سے اس کی دلچسپی کی بات کرتے۔اپنے محدود وسائل کے باوجود مہمانوں کی تواضع بہت مناسب طریق پر کرتے تھے۔اس طرح اپنے احباب کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔دوسروں کی غمی وخوشی میں ہمیشہ شامل ہوتے۔اخراجات ذاتی ہوں یا جماعتی ان میں بہت محتاط طریق پر خرچ کرتے تاکہ کم سے کم خرچ میں کام عمدہ طور پر مکمل ہو سکے۔فضول خرچی کو بہت بے جا تصور کرتے تھے۔اعتدال کو خود بھی ہمیشہ اختیار کئے رکھا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہتے۔

جماعتی اموال کو ہر رنگ میں بچانے کی کوشش کرتے۔

تربیت کے سلسلے میں مکرم مولوی صاحب نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا تھا۔ اہم تربیتی موضوعات پر کتب بھی تحریر فرمائیں۔

وقف زندگی ایک مشکل اور کٹھن راہ ہے جس پر چلنا استقامت کے ساتھ قربانی کی روح کو زندہ رکھنے کا تقاضا کرتا ہے۔ نیز اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان تمام امور میں پوری بشاشت سے نظام سلسلہ کی اطاعت ہمیشہ کرتا رہے۔ ایک مربی سلسلہ کا کام ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دی ہوئی ہدایات کو احباب جماعت پر واضح کرے اور پھر اس امر کی نگرانی کرے کہ ان پر کماحقہ عمل ہو رہا یا نہیں۔ اور پھر اس کے عمدہ نتائج حاصل ہونے تک اپنی کوشش کو جاری رکھے۔ میرے خیال کے مطابق ایک مربی سلسلہ کی بنیادی ذمہ داری یہی ہے۔ اور اس پہلو سے مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب نے عمر بھر اپنا یہ فرض نبھایا۔ اندرون ملک اور بیرون ملک اپنے کردار سے اور اپنے اخلاص سے لوگوں کو وہ صراط مستقیم دکھائی جس پر چل کر انسان فلاح دارین حاصل کرسکتا ہے۔ آج بھی ان کی نصائح احباب کے لئے فائدے کا موجب ہو رہی ہیں۔

مربیان سلسلہ کی تقرری اور پھر تبادلہ ایک معمولی کی کارروائی ہوتی ہے۔ واقف زندگی نظام کی طرف سے ملنے والی ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ تاہم بعض اوقات انسان اُسے اپنی سوچ کے مطابق ڈھالنا چاہتا ہے۔ یہ صورت حال اس وقت پیدا ہوئی جب مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب کا گوجرہ سے تبادلہ ہوگیا۔ ان کی جماعتی خدمات اور موثر تربیتی کوششوں کے پیش نظر مرکز سے درخواست کی گئی کہ اس تبدیلی کو موخر کردیا جائے تاکہ مکرم مربی صاحب سے جماعت استفادہ کرتی رہے۔ مجھے یاد ہے کہ مرکز میں بعض بزرگان نے اُس وقت ہمیں سمجھایا کہ یہ خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ وہی اس کا نگران اور تمام امور کا محافظ ہے۔ آپ کو خدا پر توکل کرنا چاہیے اور اس معاملہ میں شرک نہیں کرنا چاہیے۔ یوں مرکز نے ہمیں نئے مربی سلسلہ کے استقبال اور اعزاز کے لئے تیار کردیا۔ اور خدا کے فضل سے یہ سلسلہ جاری رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۹۹ء میں آپ کو ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی مقرر فرمایا۔ اس خدمت پر آپ تادم آخر مامور رہے۔ اس دوران خاکسار کو بطور سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع شیخوپورہ خدمت کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور یوں ایک لحاظ سے پھر مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب کے زیر سایہ کام کرنے کا موقع ملا۔ میں نے دیکھا کہ دفتر میں آپ کا وہی مشفقانہ انداز تھا۔ خادمانہ رنگ تھا۔ مزاج کی وہی شگفتگی تھی۔ کارکنان کے ساتھ خود کام کرتے۔ پردہ پوشی کرتے ہوئے ان کی تربیت کی طرف متوجہ رہتے۔ اور خدمت قرآن میں ہمہ تن مشغول رہتے۔ مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے چار خلفائے کرام کے زیر سایہ کام کیا اور سب کی خوشنودی حاصل کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قطعہ خاص کارکنان سلسلہ میں تدفین کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو ان کے نیک اعمال کو جاری رکھنے اور ان کی اعلیٰ روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بے خوابی۔ایک مرض

(از مکرم ڈاکٹر مسرور احمد صاحب، ڈرگ روڈ کراچی)

اچھی اور پُر سکون نیند نہ آنا ایک مرض ہے اس لئے اسے معمولی بات سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ آپ ادویات کے ذریعے اپنا علاج خود شروع کر دیں۔نیند نہ آئے تو بہت سے لوگ خواب آور گولیاں کھانی شروع کر دیتے ہیں۔اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔رفتہ رفتہ وہ لوگ ان گولیوں کے اس حد تک عادی ہو جاتے ہیں کہ ان کے بغیر نیند ناممکن ہو جاتی ہے۔عارضی طور پر بے خوابی کی بہت سے وجوہات ہو سکتی ہیں اور ان وجوہات کے دور ہونے سے بے خوابی کی شکایت بھی رفع ہو جاتی ہے۔تاہم اگر بے خوابی ایک معمول بن جائے تو طبی ماہرین اسے بیماری قرار دیتے ہیں اور اسے INSOMINIA کا نام دیا جاتا ہے۔ممکن ہے آپ کے لئے یہ ایک نیا لفظ ہو لیکن یہ مرض اس قدر عام ہے کہ دنیا میں ہر چھٹا شخص اس میں مبتلا ہے۔ماہرین کے نزدیک اگر ہفتہ میں تین راتیں ایسی ہیں کہ جب آپ کو نیند آنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔آپ رات کو بار بار اٹھتے ہیں تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ آپ بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہو چکے ہیں۔بے خوابی کا مرض رات کو اپنے عروج پر ہوتا ہے لیکن اس کی علامات آپ دن کے وقت بھی دیکھ سکتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہو سکتی ہیں۔

1- آپ بستر سے تازہ دم ہو کر نہیں اٹھیں گے۔

2- دن بھر تھکن اور سستی کا شکار رہیں گے۔

3- پڑھنے لکھنے کے دوران سر بھاری ہو جائے گا اور غنودگی طاری رہے گی۔

4- کام کے دوران آپ مکمل طور پر سو بھی سکتے ہیں۔

5- آپ چڑچڑے پن کا شکار ہو سکتے ہیں۔وغیرہ۔

تدارک کیسے کیا جائے؟

نیند کے لئے جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں وہ مستقل علاج نہیں بلکہ عارضی طور پر فائدہ کرتی ہیں۔کوشش یہ ہونی چاہیے کہ اپنے معمولات زندگی اور دیگر بعض عادات کو بہتر بنایا جائے۔اس کا مثبت اثر نیند پر بھی پڑے گا۔اس سلسلے میں دو باتیں بطور خاص مدنظر رہنی چاہئیں۔

ایک تو یہ یاد رہے کہ بستر میں آپ اتنی دیر کے لئے ہی لیٹیں جتنی دیر کے لئے آپ نے سونا ہے۔بستر کو سونے کے لئے ہی رکھیں نہ کہ ٹیلی ویژن دیکھنے، کتابیں پڑھنے، چائے یا کافی پینے یا دن بھر کی پریشانیوں کو یاد کرنے کے لئے۔یہ سب کام بستر سے باہر بلکہ سونے کے کمرے سے ہی باہر لے جائیں۔رفتہ رفتہ آپ بستر میں لیٹتے ہی سونے کے عادی ہو جائیں

گے اور آپ کو نیند آنے کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

دوسرے یہ کہ آپ نیند کی خاطر اپنے دیگر معمولات اور عادات میں ردّوبدل کریں اور اُن امور سے پرہیز کریں کہ جو نیند کو آپ کی آنکھوں سے دور رکھتے ہیں۔ بے خوابی کی وجہ کچھ بھی ہو اگر آپ مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں گے اور اپنے معمول میں تبدیلی لائیں گے تو اس کا خاطر خواہ اثر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوسکتا ہے۔ کوشش کریں کہ ہر روز آپ ایک ہی وقت پر سوئیں اور ایک ہی وقت پر بستر سے اُٹھ جائیں۔ چائے اور کافی پینے کی مقدار میں کمی کردیں۔ بہت مرغن کھانوں سے پرہیز کریں۔ رات کے کھانے کے بعد زیادہ پانی یا دیگر مشروبات نہ پئیں کیونکہ اس طرح آپ کو رات کو بار بار پیشاب کے لئے اُٹھنا پڑے گا۔ دراصل انسانی جسم کے اندر بھی تمام کاموں کو مقررہ اوقات میں چلانے کا ایک نظام موجود ہے۔ یہ ایک قسم کی گھڑی ہے۔ اصطلاح میں اسے CIRCADIAN CIRCLE کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد 24 گھنٹوں میں انسانی جسم میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کا باقاعدہ نظام ہے۔ یہ نظام یا یہ گھڑی آپ کی بہت مدد کرسکتی ہے اگر آپ اس میں مخل نہ ہوں اور اسے کچھ کام کرنے دیں۔ پس بے خوابی کا پہلا علاج یہ ہونا چاہیے کہ جسم جس باقاعدہ مقررہ نظام اور معمول کا تقاضا کرتا ہے اُس کو جاری کرنے میں کچھ شعوری کوشش کی جائے۔ دو تین ماہ تک یہ کوشش کرنے کے باوجود اگر نیند کا مسئلہ حل نہ ہو تو پھر ڈاکٹر سے رجوع کرنا لازمی ہے۔

ترانہ خلافت

وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے — یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے
جو آقا سے وعدہ کیا ہم نے مل کر — دل و جان سے اس کو نبھاتے رہیں گے
تیرے دیں کی خاطر جو آواز آئے — ہر اس حکم پر سر جھکاتے رہیں گے
وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے — یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے
اٹھا اک منادی ہے حکم خدا سے — صدا قادیاں کی سناتے رہیں گے
یہ جلسے یہ خطبے دل و جان کی رونق — یہ خوشیاں سبھی ہم مناتے رہیں گے
وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے — یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے
محمد کے عاشق ہیں مہدی کے پیارے — سبق کل جہاں کو پڑھاتے رہیں گے
خلافت کا دامن نہ چھوڑیں گے ہرگز — اطاعت کا پیاں نبھاتے رہیں گے
وفا کے دیئے ہم جلاتے رہیں گے — یہ جشن خلافت مناتے رہیں گے

(صدیقہ قیصرہ بنت درویش قادیان)

رپورٹ الوداعی تقریب

مورخہ 21 جنوری 2009ء بروز بدھ رات آٹھ بجے دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان کے سبزہ زار پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کی زیر صدارت ایک تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کے اُن اراکین کے اعزاز میں تھی جو اپنی طویل خدمات کے بعد امسال فارغ ہو رہے ہیں۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد نائب صدر انصاراللہ نے مختصر طور پر اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے والے اراکین عاملہ کا ذکر فرمایا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

مکرم منور شمیم خالد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے 1981ء تا 2008ء 28 سال مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے خدمات کی توفیق ملی۔ آپ قائد وقف جدید و آڈیٹر اور نائب صدر کے عہدوں پر فائز رہے۔ مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب کو 1992ء سے لے کر 2008ء تک 17 سال مجلس عاملہ میں قائد تربیت اور قائد اصلاح وارشاد خدمات کی توفیق ملی۔ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب کا عرصہ خدمت 1998ء تا 2008ء بطور قائد تربیت دس سالوں پر محیط ہے۔ چونکہ ان دنوں بحیثیت سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بعض افریقی ممالک کے دورہ پر ہیں۔ اس لئے آج کی تقریب میں شامل نہ تھے۔ مکرم سفیر احمد قریشی صاحب کو دو سال قائد عمومی کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ ان مذکورہ بالا احباب کے علاوہ گذشتہ چند سالوں میں جن احباب کو مجلس عاملہ کا رکن رہے اور اب وہ اپنی دیگر ذمہ واریوں کے باعث ممبر نہیں ہیں۔ اُن میں مکرم کیپٹن شمیم خالد صاحب، مکرم طاہر محمود ماجد صاحب، مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب اور مکرم مبشر احمد ایاز صاحب شامل ہیں۔ ان کے علاوہ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب طویل عرصہ تک دفتر انصاراللہ میں کارکن کے طور پر اپنے فرائض سرانجام دے کر امسال ریٹائر ہو چکے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے فرمایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نئی مجلس عاملہ کی منظوری بھی آچکی ہے۔ امسال بعض نئے اراکین عاملہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان میں مکرم عطاء الرحمٰن محمود صاحب قائد عمومی، مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم طاہر مہدی صاحب قائد اشاعت اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تربیت کی ذمہ داریاں سرانجام دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام نئے آنے والے افراد کو بھی ہمیشہ دُعا، خلافت سے وابستگی اور اخلاص اور محنت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دُعا کروائی۔ بعد ازاں تمام مدعوین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کے نام

(کلام: مکرم حافظ عطاء کریم شاد صاحب)

تیری خندہ لبی
تیری روشن جبیں
پردۂ ذہن سے محو ہوگی نہیں
تجھ کو ڈھونڈیں کہاں
تُو جو زندہ بھی ہے
اور ملتا نہیں
ہم کو معلوم ہے کہ تو روٹھا نہیں
روٹھنے کی کوئی تجھ کو عادت نہ تھی
تجھ کو تیری وفا لے کے بڑھتی رہی
امتحانِ وفا میں امر کر گئی
تُو تھا کوہِ وفا
انتہائے وفا سے گزر کر رہا
تیری روشن جبیں
اور روشن ہوئی
ظلم کی روسیاہی عیاں کر گئی
ظلم پر تین حرفوں کی بھرمار ہے
تیری جانب فرشتوں کی یلغار ہے
یہ ہے رسمِ کہن
جو ازل سے چلی
ظلم پلتا ہے ہر کفر کی گود میں
کتنے "غازی" ہیں ابلیس کی پود میں
جہل پھیلا ہے پھر علم کے روپ میں
آج ایمان پھر ہے کڑی دھوپ میں
اہلِ ایمان مشقِ ستم بن گئے
ہر سفیہ و شقی صاحبِ نطق ہے
ہر لئیم و غبی مفتیٔ وقت ہے
کتنی سفاک ہے
ظلم کی رات یہ
رات ڈھل جائے گی
دن نکل آئے گا
جہل کو ظلم خود ہی نگل جائے گا
تُو تو زندہ ہے زندہ ہی رہ جائے گا
دل پہ تحریر ہیں
ایک تاریخ ہیں
تیرے لطف و عطا
تیری خُو و سخا
خدمتِ خلق و دیں
ہر ادا دلنشیں
تھا دلوں میں مکیں
تیرا خلقِ حسیں
پردۂ ذہن پر ثبت ہے اس طرح
محو ہوگی نہیں
نقش رہ جائے گی
تیری خندہ لبی
تیری روشن جبیں
اے شہیدِ وفا!
رہ گئی اک صدا
الوداع، الوداع
الوداع، الوداع

تقریبات خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بیرون از پاکستان

رپورٹ از جماعت احمدیہ افریقن ممالک

(مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

☆ جزیرہ ویتی لیو ریجن کی جماعتوں کے خلافت جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ کا پہلا پروگرام جلسہ پیشگوئی مصلح موعود مورخہ 24/فروری 2008ء کو مسجد محمود ماروسیناگاٹو میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز مکرم ومحترم نعیم احمد محمود چیمہ صاحب امیر و مشنری انچارج کی زیرصدارت تلاوت قرآن کریم اور اردو ترجمہ سے ہوا۔ جلسہ میں ایک نظم کے علاوہ مقررین نے پیش گوئی مصلح موعود کے پس منظر، اہمیت اور سیدنا حضرت مصلح موعود کے کارناموں کے موضوعات پر انگریزی میں تقاریر کیں اور اردو میں پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کے عنوان پر تقریر ہوئی۔ اس موقع پر حاضرین کو پیشگوئی مصلح موعود اور آپ کے حالات زندگی پر سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس موقع پر جماعتی کتابوں لٹریچر اور فوٹوز کی نمائش لگائی گئی۔ احباب جماعت کے علاوہ 82 مہمان بھی شامل ہوئے۔

☆ ونوا لیوو ریجن کی جماعتوں کے خلافت جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ کا پہلا پروگرام جلسہ پیشگوئی مصلح موعود 9 فروری 2008ء کو بمقام ولودا منعقد ہوا۔ جلسہ سے کچھ دن پہلے جلسہ کے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے بذریعہ خط حضور اقدس کی خدمت میں درخواستِ دعا کی گئی۔

پروگرام کا آغاز مکرم ومحترم نعیم احمد محمود صاحب امیر و مشنری انچارج فجی کی زیرصدارت تلاوتِ قرآن مجید اور اس کے انگلش و اردو ترجمہ سے ہوا۔ جلسہ میں تین نظموں کے علاوہ مقررین نے 1۔ پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر 2۔ پیشگوئی کے الفاظ، 3 حضرت مصلح موعود کی ذات میں اس پیشگوئی کا پورا ہونا کے موضوعات پر اردو میں اور 4 حضرت مصلح موعود کے کارناموں پر انگلش میں تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم ومحترم امیر صاحب نے انگلش میں نہایت مؤثر طور پر پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں کو بیان فرمایا اور زندہ خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی طرف تمام حاضرین کو توجہ دلائی اور اختتامی دعا کروائی۔

☆ جلسہ سیرۃ النبیؐ ویتی لیوو جزائر فجی: امسال مورخہ 17/مارچ بروز پیر جماعت احمدیہ فجی نے جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کو ملک میں دو مقامات پر وسیع پیمانے پر منعقد کرنے کی توفیق پائی۔ ایک جزیرہ ویتی لیوو میں اور دوسرا جزیرہ ونوا لیوو میں۔ جزیرہ ویتی لیوو میں منعقد ہونے والا جلسہ سیرۃ النبیؐ فجی کے ہیڈ کوارٹر صووا کی بیت فضل عمر میں بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔

بیت کو خوبصورت بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ اور لوگوں کو باقاعدہ ایک دعوتی کارڈ کے ذریعہ اس بابرکت اجتماع کے لئے مدعو کیا گیا۔ جس میں خصوصاً ہر طبقہ اور ہر مذہب کے صاحب فکر احباب کو بلایا گیا۔ الحمدللہ کو انہوں نے اس دعوت کو خوشی سے قبول کیا اور تشریف بھی لائے۔ یوں پروگرام کے مطابق 17 مارچ کی صبح سے ہی جلسہ گاہ میں احمدی احباب کی آمد آمد شروع ہوئی اور ریجن کے مختلف دور دراز علاقوں سے 225 کلومیٹر کی مسافت کر کے احباب مرد و زن جوش و جذبہ سے 3 بسوں میں سوار ہو کر تشریف لائے۔

یوں 10 بجے تک مختلف علاقوں سے نومبائعین بھی بڑے جوش اور بڑے جذبے سے باوجود تعطیل ہونے کے سواری کا انتظام کر کے پہنچ گئے۔ جہاں اس موقع پر عیسائی، ہندو اور سکھ مذہب کے نمائندوں کو دعوت دی گئی وہاں حکومتی لیول پر بھی عہدیداروں اور مختلف ممالک کے سفیروں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ اور مہمان خصوصی مکرم پریمش چند صاحب جو کہ فجی کے وزیر اعظم کے دفتر میں چیف ایگزیکٹو کے عہدہ پر فائز ہیں۔ ان کے آنے پر لوائے احمدیت اور لوائے فجی کے لہرانے کی تقریب ہوئی۔ جس میں مکرم مولانا فضل اللہ طارق صاحب امیر و مشنری انچارج فجی نے لوائے احمدیت لہرایا اور فجی کے جھنڈے کو محترم مہمان خصوصی پریمش چند صاحب نے نعروں کی گونج میں بلند کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ جلسہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کے بعد نظم اور محترم صدر جماعت صووا نے استقبالیہ تقریر پیش کی اور دو تقاریر بعنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکمل رہنما کی حیثیت سے پیش کیں گئیں۔ جو جماعت کے نیشنل سیکرٹری تربیت مکرم محمد صابر خان صاحب اور جنرل سیکرٹری مکرم اقبال خان صاحب نے پیش کیں۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے ایک ویڈیو فلم بھی MTA سے ریکارڈ شدہ پیش کی گئی۔ اس کے بعد آنحضورؐ کی مدح میں قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کیا گیا۔

آخر پر محترم مہمان خصوصی مکرم پریمش چند صاحب نے نہایت احسن رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو بیان کیا اور ساتھ ہی دین حق کی تعلیمات کو سراہتے ہوئے جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی خدمات کو بیان کیا۔ جو مختلف ممالک میں خصوصاً افریقہ جیسے غریب ممالک میں انسانی خدمات بجالاتے ہوئے سکولوں اور ہسپتال کی صورت میں سرانجام دے رہی ہے۔ اور فجی میں احمدیہ جماعت کی خدمات کو سراہا۔ آخر پر تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور ان میں سے بعض کو جماعت کا لٹریچر تحفۃً پیش کیا اور اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کو نمائش دکھائی گئی۔ جو بیت کے ایک حصہ میں لگائی گئی تھی۔ جس میں عالمی جماعت احمدیہ کی مختلف ممالک میں خدمات کے پوسٹرز اور مختصر تعارف کی تاریخی تصاویر آویزاں تھیں۔ جلسہ کے اختتام پر تمام مہمانوں کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اور اس سارے جلسہ کے پروگرام کو National TV کے نمائندوں اور ملک کے تین اخباروں نے فوٹو کے ساتھ ریکارڈ کیا۔ جس کی خبر اسی شام فجی کے نیشنل TV پر دکھائی گئی۔ اور اگلے دن احسن رنگ میں

اخبارات نے بھی کوریج دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

☆ **جزیرہ ونوا لیوو میں سیرۃ النبیؐ کے پروگرام:** 1۔ مورخہ 14 ر مارچ کو مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ نے نسر وانگا انڈین سکول پر سیرۃ النبیؐ کے حوالے سے تقریر کی جس میں سکول کے بچے، سٹاف، ٹیچرز اور کچھ مہمانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر سکول میں پڑھنے والے احمدی اور غیر جماعت بچے اور بچیوں نے تلاوت، نظمیں اور تقاریر کیں۔ بعد میں بچوں میں ٹافیاں اور جوس تقسیم کیا گیا۔ کل حاضری 230 رہی۔

2۔ مورخہ 17 ر مارچ کو جزیرہ وانوا لیوو کی تمام جماعتوں کا جلسہ سیرۃ النبیؐ بمقام احمدیہ سیکنڈری سکول ولود اپر منعقد ہوا۔ جلسہ سے پہلے سکول میں وقار عمل کے ذریعہ تزئین وصفائی کی گئی۔ اور سکول کو مختلف بینرز اور جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ مکرم محمد نثار خان صاحب نیشنل صدر مجلس انصار اللہ نے بطور مہمان خصوصی اس جلسہ میں آنحضرتؐ کی زندگی کے مختلف پہلو اور ذاتِ برکات کے دلنشیں واقعات کا ذکر کیا۔ دو تقاریر فجیئن زبان میں ایک انگلش میں اور ایک اردو میں ہوئی۔ دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ کے تمام حاضرین میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ جلسہ کی کل حاضری تقریباً 350 رہی۔ جس میں 70 مہمان خواتین اور 74 مرد مہمان شامل ہیں۔ لجنہ وناصرات کی تعداد 75 تھی۔

☆ **جلسہ یوم مسیح موعودؑ ویتی لیوو ریجن:** جلسہ مورخہ 6 ر اپریل 2008ء، بمقام ناندی بیت اقصیٰ مقررہ وقت کے مطابق سوا دس بجے تلاوت قرآن کریم سے مکرم فضل اللہ طارق صاحب امیر ومشنری فجی کی صدارت میں شروع ہوا جس کا انگلش فجیئن اور اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ نظم کے بعد مقررین نے تعارف جلسہ، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایک ویڈیو فلم بھی دکھائی گئی جس میں مسیح کی آمد ثانی کی نشانیاں جماعت احمدیہ کے عقائد اور حالات وواقعات تفصیل سے بیان کئے گئے تھے۔ اس پروگرام کے بعد محترم نائب امیر صاحب نے ایک مدعو معزز مہمان خصوصی کا پیغام پڑھ کر سنایا جو خود نہ تشریف نہ لا سکے تھے۔ اس پیغام میں ان کے جماعت کے متعلق علم اور نیک جذبات کا اظہار تھا۔ اور آخر پر مکرم امیر ومشنری انچارج صاحب فجی نے اپنے اختتامی خطاب میں حضرت مسیح پاک کے آنے کا مقصد اور آپ کے ذریعہ تیار کی جانے والی جماعت کے مقام اور رتبے کو مدنظر رکھتے ہوئے ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور تربیتی پہلو عفو ودرگزر کے خلق کو نمایاں طور پر احباب جماعت کے سامنے کھول کر رکھا اور قیمتی نصائح کے ساتھ دعا کروائی۔

اس جلسہ کے اختتام پر ایک عیسائی پادری اور اس کی فیملی نے بیعت کر کے...... احمدیت میں شامل ہونے کا شرف بھی پایا۔ یہ دوست عیسائی مذہب کے سرگرم پادری تھے۔ اس جلسہ میں 50 کے قریب غیر از جماعت نے شمولیت اختیار کی اور یوں مجموعی حاضری 300 کے قریب رہی۔

(باقی آئندہ)

اخبار مجالس

(مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

☆ **سائیکل سفر زعامت علیاء ڈیفنس لاہور:** حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک بابت سائیکل سفر پر لبیک کہتے ہوئے زعامت علیاء ڈیفنس لاہور نے سائیکل سفر کے لئے تین گروپس تشکیل دیئے۔ جنہوں نے اپنے مقررہ راستہ پر چل کر اسسٹنٹ لائف سوسائٹی پہنچنا تھا۔ اس سائیکل سفر میں ۴۱ انصار بھائی شامل ہوئے جن میں ۵ نومبائعین بھی شامل تھے۔ انصار نے اپنی سائیکلوں پر ''سائیکل چلائیں ایندھن بچائیں'' کے پلے کارڈز لگا رکھے تھے جو راہ گیروں کے لیے باعثِ کشش تھے۔ دورانِ سفر متعدد لوگوں نے گاڑیاں روک کر اس سائیکل سفر کا مقصد دریافت کیا جو کہ دعوت الی اللہ کا سبب بنا۔ ہر ناصر نے قریباً ۲۰ کلومیٹر کا سفر اختیار کیا۔

☆ **سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ڈرگ کالونی کراچی:** مورخہ ۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار مجلس انصار اللہ ڈرگ کالونی کو اپنا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ اجتماع کی کامیابی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ عریضہ روانہ کیا گیا۔ پروگرام کو چھاپ کر باقاعدہ تمام انصار میں تقسیم کیا گیا۔ اجتماع ساڑھے نو بجے شروع ہوا جس میں سائیکل ریس، میوزیکل چیئر، دوڑ ۱۰۰ میٹر، گولہ پھینکنا، کلائی پکڑنا کے ورزشی اور تقریر، نظم، تقریر فی البدیہہ کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس موقع پر اطفال کے مابین تقریر اردو اور میوزیکل چیئر کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

افتتاحی اجلاس مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم ضلع کراچی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم فضل الٰہی صاحب مربی سلسلہ ڈرگ روڈ نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اور پھر دعا کے ساتھ اجلاس اول کا اختتام ہوا۔ جس پر حاضرین کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔ اور نمازیں ادا کی گئیں۔ اختتامی تقریب کا آغاز مکرم نعیم احمد خان صاحب نائب امیر ضلع کراچی کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی اور پھر صدر مجلس نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مکرم ذکاء اللہ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم عبدالخالق صاحب سونگی مربی سلسلہ ڈرگ کالونی نے دعا کروائی۔

حاضری انصار 55، خدام 22، اطفال 19 میزان 96

☆ **سائیکل ریلی اور چیریٹی واک مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور:** مورخہ 11 نومبر 2008ء بروز اتوار

مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور نے دس کلومیٹر طویل سائیکل ریلی کا انعقاد کیا۔ سائیکلوں پر ''سائیکل چلائیں۔ ایدھن بچائیں'' کے پلے کارڈز آویزاں تھے۔ ریلی کا آغاز صبح 9 بجے مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے دعا سے کروایا۔ سائیکل سواروں کی تین قطاریں بنائی گئیں۔ دورانِ ریلی متعدد گاؤں والے احباب گاڑیاں روک کر ریلی کو سراہتے رہے۔ ٹیلی وژن چینلز نے اس ریلی کو کوریج دی علاوہ ازیں روزنامہ آواز، طاقت اور ایکسپریس کو سائیکل ریلی کے متعلق پریس ریلز جاری کیا گیا۔ دورانِ سفر متعدد درختوں پر پلے کارڈز کی کاپیاں آویزاں کی گئیں۔ ریلی کے اختتام پر مکرم محمد سرور ظفر صاحب زعیم اعلیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک سائیکل سفر پر تفصیلی لیکچر دیا اور اس کی طبی اہمیت کو اجاگر کیا۔ مکرم مقبول احمد صاحب نائب ناظم صف دوم نے دعا کروا کر اس ریلی کا اختتام کیا۔ حاضری انصار 37

☆ **جلسہ بیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ مجلس انصار اللہ مغلپورہ:** مورخہ 16 نومبر 2008ء بروز اتوار مجلس انصار اللہ مغلپورہ لاہور نے جلسہ بیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بیت النور گلشن پارک منعقد کیا جس میں گلشن پارک، ناصر پارک اور طاہر پارک کے حلقہ جات شریک ہوئے۔ جس میں مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب صدر حلقہ گلشن پارک نے آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور دعا کروائی۔ حاضری انصار ۵۷، خدام 30، اطفال 15 میزان 102۔

دوسرا جلسہ بیت الذکر مغلپورہ لاہور میں منعقد ہوا جس میں گنج شمالی، گنج جنوبی اور ساہواڑی کے حلقہ جات شامل ہوئے اس تقریب میں مکرم میر عبدالمجید صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور دعا کروائی۔

حاضری انصار 45، خدام 15، اطفال 8 کل 68

☆ **ریفریشر کورس عہدیداران ضلع جھنگ:** نظامت علاقہ فیصل آباد کی جانب سے عہدیداران ضلع جھنگ کا ریفریشر کورس مورخہ 2 نومبر 2008ء بروز اتوار صبح ساڑھے گیارہ بجے تا چار بجے تک منعقد ہوا۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم سعادت احمد منیر صاحب مربی سلسلہ ضلع فیصل آباد نے نظام وصیت کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب، مکرم بشیر حسین تنویر صاحب اور مکرم شیخ محمد لطیف صاحب نے متعدد شعبہ جات کے متعلق تفصیلی ہدایات دیں۔ ازاں بعد مکرم ناظم صاحب علاقہ نے خطاب فرمایا۔ خلافت جوبلی صد سالہ علمی ریلی مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ کے تقریری مقابلہ معیار خاص کے لئے علاقائی نمائندہ کے انتخاب کے لئے بین الاضلاع مقابلہ میں مکرم سجاد اکبر صاحب دارالذکر فیصل آباد اوّل قرار پائے۔ اس پروگرام کے اختتام پر پکنک بھی منائی گئی۔ جس کے دوران انصار کے مابین گولہ پھینکنا اور لطائف کے مقابلے بھی کروائے۔ نماز باجماعت کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور نظم خوانی کے بعد یہ

تقریب اختتام کو پہنچی ۔حاضری انصار ۴۲

☆ **سالانہ تربیتی اجتماع مجلس انصاراللہ ٹوبہ ٹیک سنگھ:** مورخہ 23/نومبر 2008ء بروز اتوار مجلس انصاراللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سالانہ تربیتی اجتماع بیت الذکر گوجرہ میں منعقد ہوا جس میں مکرم چوہدری منور احمد صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے نظام خلافت سے وابستہ رہنے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔ اس موقع پر تلاوت، نظم اور تقریر کے علمی اور کلائی پکڑنا، گولہ پھینکنا اور رسہ کشی کے ورزشی مقابلے منعقد ہوئے۔نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی کے زیر صدارت افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔جس میں مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب نائب ناظم تربیت علاقہ فیصل آباد اور مکرم شبیر حسین تنویر صاحب نے خلافت اور خلفائے احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے وقف عارضی کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم صدر مجلس صاحب نے چک نمبر 295 گ ب بیریانوالہ کے ہونہار طالب علم عزیزم محمد عادل افضل صاحب کو جنھوں نے میٹرک میں بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی مکرم امیر صاحب کی طرف سے روحانی خزائن کا سیٹ اور مکرم ناظم صاحب ضلع کی طرف سے تفسیر کبیر کا سیٹ بطور انعام دیا گیا۔

اس اجتماع میں 34 مجالس میں سے 29 مجالس کی نمائندگی ہوئی۔حاضری انصار 163 خدام 18، اطفال 19، فیصل آباد سے 6 اور مرکز سے 4 مہمان تشریف لائے کل حاضری 206۔

☆ **جلسہ خلافت جوبلی ضلع ہزارہ:** مورخہ 4/جون 2008ء بروز بدھ پورے ضلع ہزارہ کا خلافت جوبلی کا جلسہ ہری پور میں منعقد کیا گیا۔ یہ ہزارہ کی تاریخ کا غیر معمولی اجتماع ثابت ہوا۔اس میں ضلع کی پانچوں جماعتوں ہری پور، حطار، تربیلہ، حویلیاں اور ایبٹ آباد کے خواتین وحضرات نے بھرپور شرکت کی۔اس جلسہ میں 220 احباب جماعت نے شرکت کی۔اس جلسہ کی صدارت محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے فرمائی اور ایمان افروز واقعات کی روشنی میں خلافت کی برکات بیان کیں۔بعدہٗ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے خلافت احمدیہ کی برکات اور خلافت راشدہ کے ساتھ مماثلت کا بڑی وضاحت سے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔مکرم بشارت محمود صاحب اور مکرم احمد عرفان صادق صاحب نے برکات خلافت پر تقاریر کیں۔تقریب کے اختتام پر شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

☆ **سیمینار بر بشارات وتحریکات خلافتِ خامسہ:** مورخہ 28/دسمبر 2008ء بعد نماز عصر بمقام ایوانِ ناصر ربوہ میں مجلس انصاراللہ ربوہ مقامی کو خلافت خامسہ کے متعلق دی جانے والی بشارات اور بابرکات تحریکات پر ایک سیمینار

منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

یہ پروگرام مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد صدر مجلس افتاء ووقفِ جدید کی صدارت میں منعقد ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے ''خلافت خامسہ کے بارے میں مختلف بشارات'' کے عنوان پر کی۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنے والے خلیفہ کے بارے میں مومنین کو اشارات دیتا ہے اور بعض اوقات بڑی واضح نشانیاں بتادیتا ہے حتّٰی کہ نام اور صورت تک بھی۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا الہام ''انی معک یامسرور'' ظاہری لحاظ سے آپ کے وجود میں پورا ہوا۔اسی طرح، اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔اور وہ دیکھو بادشاہ آرہا ہے جیسی پیشگوئیاں آپ کی ذات میں پوری ہوئیں۔کیونکہ باپ کے بارے میں کہی ہوئی بات بعض اوقات بیٹے اور پوتے کے وجود میں پوری ہوجاتی ہے۔

اپریل ۲۰۰۳ء میں خدائی وعدہ پورا ہوا جب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ منتخب ہوئے۔جس کی تائید میں ملک کے احمدیوں نے قبل از وقت رویاء وکشوف دیکھے تھے۔جن میں سے چند نہایت ایمان افروز رویاء کا ذکر فاضل مقرر نے کیا۔تقریر کے آخر پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ارشاد پیش کیا کہ ''ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔جسے خدا یہ کرتہ پہناتا ہے اُسے کوئی نہیں اتار سکتا۔خدا کی تائید ونصرت اس کے شاملِ حال ہوتی ہے..... خلافتِ احمدیہ کو اب کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔''

مکرم ومحترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب صدر اجلاس نے خلیفہ خامس ایدہ اللہ سے اپنا ذاتی تعلق اور آپ کی تحریکات سے متعلق بصیرت افروز خطاب فرمایا۔آپ نے بتایا کہ

''تمام خلفاء ایک لڑی میں پروئے ہوتے ہیں جس کی ہر کڑی مضبوط ہوتی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ضرورت، افادیت اور اہمیت کو دلوں میں گاڑھ دیا ہے۔مفتوح علاقے کی نگہداشت اور قلعہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔خلیفہ رابع رحمۃ اللہ نے فتوحات کی جو یلغار کی تھی۔موجودہ حضرت صاحب نے اس کی نگہداشت کی قلعہ بندی فرمادی ہے۔نومبائعین کی حفاظت واحیاء کا نظام قائم کیا۔دعا کی تحریک کی۔عائلی زندگی کو کامیاب گزارنے کی راہیں بتلائیں۔نظام وصیت کو اس قدر مستحکم کیا کہ تعداد 25 ہزار سے ایک لاکھ تک پہنچ رہی ہے۔

آپ بہت ہی منکسر مزاج اور کم گو تھے۔اب جب خدا نے کھڑا کیا ہے تو سب کے منہ بند کردیئے ہیں۔آپ جماعتی قواعد پر یقینی عمل کرواتے ہیں۔اور بہت باریک بینی سے معاملات کا جائزہ لیتے ہیں۔دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ روح

القدس سے خلیفۂ وقت کی تائید فرماتا رہے۔ غمناک اور دکھ بھری اطلاعات کے ساتھ ساتھ خلیفۂ وقت کو خوشیاں بھری اطلاعات بھی دیا کریں۔ جن سے آپ کو فرحت ومسرت پہنچے۔

پروگرام کے آخر پر مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ ربوہ نے بتایا کہ نظام وصیت میں 50 فیصد انصار کی شمولیت کے ٹارگٹ میں معمولی کمی ہے۔ جس کو آئندہ چند دنوں میں آپ نے پورا کرنے کی تحریک کی تاکہ مجلس خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوتے خدا اور خلیفۂ وقت کی رضا حاصل کر سکے۔

آپ نے مقررین اور حاضرین کا تہ دل سے شکر ادا کیا۔ صدر مجلس کی دعا کے ساتھ شام سوا پانچ بجے یہ سیمینار ختم ہوا۔

☆ **تقریب آمین مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ:** خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام چوتھی تقریب آمین مورخہ 31 دسمبر 2008ء بوقت چار بجے شام ایوان ناصر میں منعقد ہوئی۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے 3 انصار کو یہ سعادت ملی کہ انہوں نے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھا اور اس کا ایک ایک دور مکمل کیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی نے خطاب کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ تمام الہامی کتب میں صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو آج تک اصلی حالت میں محفوظ ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں غیر مسلم مستشرقین کے حوالہ جات بھی پڑھ کر سنائے۔ اور بتایا کہ اس دور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تعلق باللہ کے عملی نمونہ سے قرآن کریم کی برکات کو بیان فرمایا۔ آپ کا خطاب پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

اس کے بعد مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم تعلیم القرآن ووقف عارضی نے رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ امسال تین انصار مکرم رانا فتح محمد صاحب ناصر آباد غربی، مکرم مبشر احمد صاحب دارالیمن غربی اور مکرم اصغر علی صاحب دارالفتوح غربی نے پہلی مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ 11 انصار ناظرہ قرآن پڑھنا شروع کر چکے ہیں۔ 13 انصار قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں اور ان کے علاوہ 57 انصار مختلف حلقہ جات میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ رہے ہیں۔ اس عمر میں کو قرآن کریم سیکھنا ایک مشکل امر ہے مگر خدا کے فضل سے انصار شوق اور جذبہ کے ساتھ یہ فریضہ ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس میں کامیابی عطا فرماوے۔ بعدہٗ باری باری انصار نے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر وقائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان جو تقریب کے مہمان خصوصی تھے، کے پاس بیٹھ کر قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل کی۔ آمین کے بعد ان انصار کو اور انہیں پڑھانے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اپنے خطاب میں آپ نے تلاوت قرآن سے متعلق اہل قادیان اور اہل ربوہ کے شوق کا ذکر کیا کہ بیوت الذکر میں باقاعدہ ناظرہ اور ترجمہ کی کلاسیں ہوتی تھیں

اور اس کے کئی کئی دور مکمل کیے گئے۔ گھروں سے باقاعدہ فجر کے بعد تلاوت قرآن کریم کی آواز آیا کرتی تھی۔ بعض انصار جیبوں میں قرآن کریم رکھتے تھے اور چلتے پھرتے دہراتے رہتے تھے۔ ہمیں اس نیک نمونہ کو زندہ کرنا اور رکھنا چاہیے۔

آخر میں مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب چوہدری زعیم اعلیٰ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ انشاء اللہ آئندہ سال اس سے زیادہ انصار کو آمین میں شامل کیا جائے گا۔ دعا کے بعد حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔

☆ **سائیکل سفر و چیرٹی واک زیر انتظام زعامت علیاء شالامار ٹاؤن ضلع لاہور:** زعامت علیاء شالامار ٹاؤن ضلع لاہور کے زیر انتظام ایک سائیکل سفر مورخہ 16/نومبر 2008ء بیت الذکر شالامار ٹاؤن تا ہانڈو گجر (کل فاصلہ 14 کلومیٹر) کیا گیا۔ جس میں 17 انصار بھائی شامل ہوئے۔ انصار اللہ ضلع لاہور کی ہدایت کے مطابق مورخہ 23/نومبر 2008ء نماز فجر کی ادائیگی کے بعد چیرٹی واک میں 23 انصار نے حصہ لیا،،۔ اور چیرٹی فنڈ کے لئے زعامت علیاء کی طرف سے تین ہزار روپے کی رقم پیش کی گئی۔

☆ **سالانہ تربیتی اجتماع انصار اللہ ضلع لاہور:** مورخہ 30/نومبر 2008ء بروز اتوار سالانہ تربیتی اجتماع انصار اللہ ضلع لاہور منعقد ہوا۔ 87 انصار شامل ہوئے۔ یاد رہے کہ کل تجنید 101 ہے۔ اس طرح ضلع بھر کی 36 مجالس میں سے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے زعامت علیاء شالامار ٹاؤن حاضری کے لحاظ سے اوّل قرار پائی اور محترم صدر صاحب انصار اللہ پاکستان کے بدست انعام کی حقدار قرار پائی۔

ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت

جو انصار ابھی تک ماہنامہ ''انصار اللہ'' کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ صرف ڈیڑھ سو روپیہ بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ایسے بلند پایہ رسالہ کی خریداری قبول فرمائیے۔

صاحب قلم انصار سے درخواست ہے کہ اپنے قیمتی مضامین بھجوا کر قارئین کی دعاؤں کے مستحق ہوں۔

مینیجر ماہنامہ انصار اللہ

نصاب مرکزی امتحانات 2009ء

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

نصاب سہ ماہی اول (جنوری تا مارچ ۲۰۰۹ء)

1- قرآن کریم پارہ نمبر 7 نصف اوّل

2- **انفاخ قدسیہ** (تقاریر حضرت مسیح موعودؑ جلسہ سالانہ 1897ء) نصف اوّل صفحہ 1 تا 80

3- **تقدیر الٰہی** (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد 4)

نصاب سہ ماہی دوم (اپریل تا جون ۲۰۰۹ء)

1- قرآن کریم پارہ نمبر 7 نصف آخر

2- **انفاخ قدسیہ** (تقاریر حضرت مسیح موعودؑ جلسہ سالانہ 1897ء) نصف آخر صفحہ 81 تا 141

3- **محبت الٰہی** (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد 1)

نصاب سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر ۲۰۰۹ء)

1- قرآن کریم پارہ نمبر 8 نصف اوّل

2- **نور القرآن نمبر 1** (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد 9)

3- **آنحضرتؐ کی زندگی کے تمام اہم واقعات** (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد 19)

نصاب سہ ماہی چہارم (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۹ء)

1- قرآن کریم پارہ نمبر 8 نصف آخر

2- **نور القرآن نمبر 2** (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد 9)

3- **تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد** (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد 18)

اشاریہ ماہنامہ ''انصاراللہ'' ۲۰۰۸ء

جلد نمبر ۴۹ شمارہ نمبر ۱ تا نمبر ۱۲ جنوری تا دسمبر

مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

عمومی موضوعات

اخلاق بدظنی — دسمبر صفحہ ۱۸
(تحریر: مکرم افتخار احمد ازکی صاحب)

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے — دسمبر صفحہ ۹
(تحریر: مکرم غلام مصطفیٰ منصور صاحب)

اخبار مجالس

متفرق رپورٹس از مجالس — فروری صفحہ ۳۹
(مرتبہ: مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب)

ایضاً — جولائی صفحہ ۳۷
(مرتبہ: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

ایضاً — اگست صفحہ ۳۹، ستمبر ۳۵، اکتوبر ۳۷، نومبر صفحہ ۳۵
(مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

احمدیہ جماعت

اخلاص و وفا اور قربانیوں کے عالمگیر نظارے — فروری صفحہ ۳۲
(تحریر: ابن کریم)

احمدیت ...... ایک جائزہ — فروری صفحہ ۳۱
(تحریر: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

اداریئے

اک نظر خدا کے لئے — ستمبر صفحہ ۲

اک خاص دعا کے ورد کی الٰہی تحریک — نومبر
رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ

ایک صدی پوری ہوئی — ضمیمہ جون

سال نو ...... عہد نو — جنوری

عید پہ عید — دسمبر

گاہے گاہے باز خواں ...... — اگست

نئی صدی کا عظیم عہد — جولائی

نیکیوں کا موسم بہار — اکتوبر

ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

انصاراللہ کی ذمہ داریاں — نومبر ٹائٹل پیج

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

دنیا میں دکھ اور ظلم کیوں ہے؟ — فروری صفحہ ۱۷، مارچ صفحہ ۲۵

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اظہار خوشنودی و دعا — ستمبر صفحہ ۳۰

نظام وصیت — نومبر صفحہ ۹

اشاریہ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ 2007ء — جولائی صفحہ ۳۳
(مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

پیغامات

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس احباب جماعت
کے نام بر موقعہ صد سالہ خلافت جوبلی — ضمیمہ جون صفحہ ۹

جلسہ سالانہ

برطانیہ۔ ۴۲واں جلسہ سالانہ — نومبر صفحہ ۱۹
(رپورٹ مرتبہ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب)

بوسنیا۔ آٹھواں جلسہ سالانہ — دسمبر صفحہ ۳۹
(رپورٹ مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

سیرالیون۔ ۴۷واں جلسہ سالانہ — دسمبر صفحہ ۳۲
(رپورٹ مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

خلافت ۔ قدرت ثانیہ

اطاعت خلافت — جولائی صفحہ ۲
(رپورٹ مرتبہ: مکرم غلام مصطفیٰ منصور صاحب)

خلافت علیٰ منہاج نبوت — مئی، جون صفحہ ۵
(ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل)

خلافت احمدیہ جوبلی سپورٹس ریلی ۲۰۰۸ء — جولائی صفحہ ۲
(تحریر: مکرم غلام مصطفیٰ منصور صاحب)

خلفاء احمدیت کا کارواں — نومبر صفحہ ۱۱
(تحریر: مکرم مبشر احمد ظفر صاحب)

ضرورت، اہمیت اور برکت — جولائی صفحہ ۱۵
(تحریر: مکرم کریم ظفر ملک صاحب)

قدرت ثانیہ کا ظہور اور احباب کرام کا اخلاص و وفا — مئی، جون صفحہ ۴۳
(تحریر: مکرم احمد طاہر مرزا صاحب)

خلفاء احمدیت سے وابستہ یادیں
صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب — جولائی صفحہ ۹
ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب — اگست صفحہ ۱۷
چوہدری محمد علی صاحب ایم اے — ستمبر صفحہ ۱۷
مشاعرہ بر موضوع خلافت احمدیہ — ضمیمہ جون صفحہ ۴۶

رپورٹس

اجتماعی وقار عمل زیر اہتمام مجلس انصار اللہ لاہور — جولائی صفحہ ۲۶
(رپورٹ مرتبہ: مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب)

علمی ریلی ۔ صد سالہ خلافت جوبلی — دسمبر صفحہ ۲۵

رمضان المبارک

مہینوں کا سردار — ستمبر صفحہ ۹، اکتوبر صفحہ ۹
(تحریر: مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب)

طب وصحت

ریسرچ امراض جلد — اپریل صفحہ ۳۰
(تحریر: مکرم ڈاکٹر سید مبشر احمد شاہ صاحب)

صحت سے تعلق رکھنے والی قدرتی نعمتیں — دسمبر صفحہ ۴۲
(تحریر: مکرم محمد سعید اختر صاحب)

کانفرنس

برطانیہ ۔ خلافت جوبلی پیس کانفرنس — اکتوبر صفحہ ۴۴

کلام الامام

لذت نماز کا گر — جنوری صفحہ ۹
سرچشمہ نجات — فروری صفحہ ۹
ایمان کی اہمیت — مارچ صفحہ ۷
حالتِ عدل — اپریل صفحہ ۹
قدرت ثانیہ — ضمیمہ جون صفحہ ۸
دل کا تقدس — جولائی صفحہ ۸
انسانی زندگی کا بڑا مقصد — اگست صفحہ ۸
صوم رمضان کی اہمیت — ستمبر صفحہ ۸
دنیا حدِ اعتدال سے باہر ہو چکی ہے — اکتوبر صفحہ ۸
خدا شناسی کا گر — نومبر صفحہ ۸
جلسہ سالانہ کی غرض وغایت — دسمبر صفحہ ۸

مشاورت

مشاورت ۲۰۰۸ء کی اہم کارروائی اور
احباب جماعت کا تجدید عہد — اپریل صفحہ، ضمیمہ جون ۱۷

مقابلہ جات کے اعلانات

مقابلہ مضمون نویسی بعنوان ہستی باری تعالیٰ — ستمبر صفحہ ۳۱
مقابلہ مضمون نویسی بعنوان وقف زندگی — اکتوبر صفحہ ۲۸
مقابلہ مضمون نویسی بعنوان پانچ بنیادی اخلاق — اکتوبر صفحہ ۳۱

موازنہ مذاہب

اسلام اور زرتشت ازم — دسمبر صفحہ ۱۲
(تحریر: مکرم فضل احمد نبیل صاحب)

مہمان نوازی

وادیٔ سندھ کی ایک روایت بے تکلف مہمان نوازی — جنوری صفحہ ۲۶

(تحریر: ابن کریم)

نتائج امتحانات

سہ ماہی سوم ۲۰۰۷ء — جنوری صفحہ ۳۹

حسنِ کارکردگی بین المجالس — مارچ ٹائٹل پیج

سہ ماہی چہارم ۲۰۰۷ء — مارچ صفحہ ۳۹

مقابلہ مضمون نویسی بعنوان نظام خلافت — اپریل صفحہ ۳۷

رسالہ الوصیت — ضمیمہ جون صفحہ ۱۵

کتاب ''منصب خلافت'' — جولائی صفحہ ۴۱

کتاب ''اختلافات سلسلہ کی تاریخ کے صحیح حالات'' — اکتوبر صفحہ ۴۱

منظومات

یہ اک جادو بھری تحریر ہے — فروری صفحہ ۴۲

(کلام مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ)

محبت کیا بھلا ناکام ہوگی — فروری صفحہ ۳۸

(کلام مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب)

دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہوگا ظہورِ شب — اپریل ٹائٹل پیج

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

وہ رشکِ ملائک یہی تاج ہے — اپریل صفحہ ۲۹

(کلام مکرم عبدالسلام اسلام صاحب)

اک عمر سے تھا دنیا کو ارمانِ خلافت — اپریل صفحہ ۳۶

(کلام مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ)

جب فرد فرد کا ہوا رستہ جدا جدا — ضمیمہ جون ۴۵

(کلام مکرم جنرل (ر) محمود الحسن صاحب)

دنیا میں اب امانِ اہلِ زمین یہی ہے — مئی، جون صفحہ ۲۳۱

(کلام مکرم غلام مرتضیٰ سہندان صاحب)

فواللّٰہ مذ لاقیتہٗ زادلی الھدیٰ — مئی۔ جون صفحہ ۲۳۰

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل)

ہے یاربِ زنور دیں بزم جہاں روشن — مئی، جون صفحہ ۲۳۲

(کلام مکرم شیخ علی ڈنگری صاحب)

وہ خلیفہ مجھ کو بخشا جس کی سیرت نیک ہے — مئی، جون صفحہ ۲۳۳

(کلام حضرت میر ناصر نواب صاحب)

خوش آں کسے کہ کند احترامِ نورالدین — مئی، جون صفحہ ۲۳۴

(کلام مکرم سیف اللہ شاہ راہی صاحب)

معدنِ بھیرہ کا وہ لعلِ گراں در ثمین — مئی جون صفحہ ۲۳۵

(کلام مکرم عبدالسلام اسلام صاحب)

آپ اے امیر ...... آپ اے امام المتقین — مئی، جون صفحہ ۲۴۰

(کلام مکرم ظہور الدین اکمل صاحب)

سچائی کا پیکر تھا وہ بندہ تھا خدا کا — مئی۔ جون صفحہ ۲۴۲

(کلام مکرم محمد منظور احمد منیب صاحب)

یہ وہی دن ہے کہ جب اے نور دین مصطفیٰ — مئی، جون صفحہ ۲۴۳

(کلام مکرم قاضی محمد اکمل صاحب)

ہنوز سیر ندیدم جمال نورالدین — مئی، جون صفحہ ۲۴۴

(کلام مکرم عبدالرحمٰن خاکی صاحب)

میرے دردِ دل کی دوا نور دیں ہے — مئی، جون صفحہ ۲۴۵

(کلام مکرم عبدالخالق صاحب مظفر نگر)

چل بسا جنت میں مہدی حق کو منظوری ہوئی — مئی، جون صفحہ ۲۴۶

(کلام مکرم منشی جھنڈے خاں صاحب)

لگا جب اس کو مشکل مرحلہ تنہا مسافت کا — مئی، جون صفحہ ۲۴۷

(کلام مکرم عبدالمنان ناہید صاحب)

مٹ نہیں سکتا تصور سے وہ نقشِ دلنشیں — مئی، جون صفحہ ۲۴۸

(کلام مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب)

تری وفا بھی مسلّم ترا خلوص بجا — مئی، جون صفحہ ۲۴۹

(کلام مکرم عبدالمنان ناہید صاحب)

کچھ حوالے مجھ کو تیری زندگی کے یاد ہیں — مئی، جون صفحہ ۲۵۰

(کلام مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ)

دریغ و حسرت وآہ کہ آں معالج رفت — مئی، جون صفحہ ۲۸۸

(کلام: مکرم ابراہیم لائل پوری صاحب)

مرنے والا جانتا تھا علم قرآن کے رموز — مئی، جون صفحہ ۲۸۹

(کلام: مکرم ثاقب مالیر کوٹلوی صاحب)

شخصیات

حضرت محمدؐ:

عشق الٰہی عشق محمدؐ سے وابستہ ہے — جنوری صفحہ ۱۰

(تحریر: مکرم الحاج کریم ظفر ملک صاحب)

محبت رسول کے تقاضے — اگست صفحہ ۹

(تحریر: مکرم مجید احمد بشیر صاحب)

بشیر الدین محمود احمد، حضرت صاحبزادہ مرزا خلیفۃ المسیح الثانی

وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا — فروری صفحہ ۱۰

(تحریر: مکرم سعد محمود باجوہ صاحب)

وہ دل کا حلیم ہوگا — فروری صفحہ ۲۴

(تحریر: مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب)

آپ کی دلنشین یادیں — نومبر صفحہ ۲۵

(تحریر: مکرم چوہدری شمیر احمد صاحب)

محمد یوسف، سیٹھ، نواب شاہ۔ ذکر شہادت — اکتوبر صفحہ ۲۱

(مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

بشیر احمد۔ چوہدری۔ شیخوپورہ — جنوری صفحہ ۱۶

(ذکر خیر: مکرم عبدالباسط صاحب)

سعید احمد۔ شیخ۔ کراچی (ذکر شہادت) — اکتوبر صفحہ ۲۳

(تحریر: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

طاہر احمد۔ حضرت صاحبزادہ۔ خلیفۃ المسیح الرابع — اگست صفحہ ۳۱

(ذکر خیر، تحریر: مکرم سید ساجد احمد صاحب)

عبدالمنان صدیقی، ڈاکٹر (ذکر شہادت) — اکتوبر صفحہ ۱۷

(مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

عزیز احمد، صاحبزادہ مرزا۔ حالات — اپریل صفحہ ۱۰

(مرتبہ: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

غلام احمد قادیانی، حضرت مرزا۔ مسیح موعود و مہدی معہود

ماموریت کا ۲۷واں سال — مارچ صفحہ ۸

(مرتبہ: مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب)

حضرت مسیح موعودؑ کس قسم کی جماعت چاہتے تھے — نومبر صفحہ ۱۵

(مرتبہ: مکرم عبدالعزیز صاحب سرگودھا)

نور الدین حضرت حکیم مولانا۔ خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

آپ کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی
ایمان افروز روایات — مئی۔ جون صفحہ ۳۸

(تحریر: مکرم فضل احمد شاہد صاحب)

آپ اور آپ کا عہد خلافت — مئی۔ جون صفحہ ۶۸

(تحریر: حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب)

آپ کا مقام — مئی۔ جون صفحہ ۱۰۰

(تحریر: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خاں صاحب)

آپ کی سوانح حیات — مئی۔ جون صفحہ ۱۰۹

(تحریر: محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ)

آپ کے لطیف علمی و منطقی دلائل اور مسکت جوابات — مئی جون صفحہ ۱۶۷

(تحریر: مکرم ظفر اللہ خاں طاہر صاحب)

آپ بطور استاد اور آپ کے چند شاگرد — مئی جون صفحہ ۱۸۸

(تحریر: مکرم ظہور الٰہی توقیر صاحب)

آپ کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب لدھیانہ کی
ایک مسلم شخصیت کے نام — مئی جون صفحہ ۳۸۵

اخبار کی نظر میں — مئی جون صفحہ ۳۴۸

(تحریر: مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب)

بابرکت دورِ خلافت — اگست صفحہ ۲۲

(تحریر: مکرم نصیر احمد انجم صاحب)

بیماری اور آخری ایام — مئی جون صفحہ ۳۹۳

(تحریر: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

توکل علی اللہ مئی جون صفحہ ۳۴۶

(تحریر: مکرم محمود احمد اشرف صاحب)

چند نصائح مئی جون صفحہ ۲۱۱

(تحریر: مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب)

حضرت مسیح موعودؑ سے آپ کا
ابتدائی تعارف اور وارفتگی مئی جون صفحہ ۲۴

(تحریر: مکرم عطاء المجیب راشد صاحب)

حضرت مسیح موعودؑ کے رؤیا کشوف والہامات
دربارہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مئی جون صفحہ ۳۰

(تحریر: مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب)

تبحر، تصوف، توکل اور تواضع مئی جون صفحہ ۵۹

(تحریر: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

حیات نورِ دیں پر سرسری نظر مئی جون صفحہ ۹۰

(تحریر: حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب)

خلافت خدا آپ کی نظر میں مئی جون صفحہ ۷۸

(تحریر: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ذہانت و فراست مئی جون صفحہ ۲۱۸

(تحریر: مکرم مبشر احمد خالد صاحب)

رؤیا و کشوف مئی جون صفحہ ۲۹۰

(تحریر: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

سوانحی خاکہ مئی جون صفحہ ۲۲۶

(مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مئی جون صفحہ ۲۵۱

(تحریر: مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ)

شانِ سادگی مئی جون صفحہ ۳۶۹

(تحریر: مکرم سلطان محمود انور صاحب)

طبی خدمات مئی جون صفحہ ۳۳۶

(مرتبہ: مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مئی جون صفحہ ۱۸۳

(تحریر: مکرم محمد محمود طاہر صاحب)

عشق قرآن مئی جون صفحہ ۳۷۵

(تحریر: مکرم قمر الزمان مرزا صاحب)

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال سے تعلقات مئی جون صفحہ ۲۱۲

(تحریر: مکرم قمر احمد صاحب)

قبولیت دعا کے واقعات مئی جون صفحہ ۲۰۱

(مرتبہ: مکرم نصیر احمد انجم صاحب)

مالی قربانیاں مئی جون صفحہ ۳۵۵

(تحریر: مکرم ابرار سلطان احمد صاحب)

مبارک تحریکات مئی جون صفحہ ۲۲۶

(مرتبہ: مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب)

مدرسہ احمدیہ کے لئے آپ کی مساعی حسنہ مئی جون صفحہ ۳۰۹

(مرتبہ: مکرم مرزا منیر احمد خان صاحب)

یتامیٰ، مساکین اور بیوگان سے حسنِ سلوک مئی جون صفحہ ۲۸۶

(مرتبہ: مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب)

کتابیات

سرسید احمد خاں اور علی گڑھ تحریک کے ناقدین کا
تحقیقی مقالہ جائزہ جنوری صفحہ ۳۲

(تحریر: مکرم عاصم جمالی صاحب)

مہابھارت ...... ایک تعارف جنوری صفحہ ۲۳

(تحریر: مکرم عبدالشافی مجروانہ صاحب)